

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

شمس السلام

حسانت
بیت

بیت جنوری ۱۹۳۲ء مطابق ماہ رمضان المبارک ۱۳۵۰ھ

فہرست مضامین

۱	باب التفسیر	۱
۲	باب الحدیث	۲
۳	باب الفقہ تحقیق المسائل	۳
۴	سلک جواہر	۴
۵	نیاسال نئی انگلیں	۵
۶	گزارشات	۶
۷	عظیم الشان دینی اجتماع	۷
۸	شکر یہ معاہدین	۸
۹	ضروری گزارش	۹
۱۰	اسلامی تعلیم	۱۰
۱۱	شعب رسالت کے پروانے	۱۱
۱۲	الٹا چور کو توال کو ڈانٹے	۱۲
۱۳	بھیر کلیال میں شیعہ بنی مضامین	۱۳
۱۴	وحی مرزا	۱۴
۱۵	ضاحی قدرت کو نشان	۱۵
۱۶	از مولوی محمد حیات صاحب	۱۶
۱۷	از طفو طات الہام جعفر صادق رضی اللہ عنہ	۱۷
۱۸	از قاضی غلام محی الدین صاحب	۱۸
۱۹	خانوادہ غلام احمد خان صاحب	۱۹
۲۰	از نابھہ حبیب صاحب	۲۰
۲۱	از فخر نیر امیر	۲۱

التفسیر

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّبِعُوا لَكُمْ الصَّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ ۝ أَيُّهَا مَعْدُودُ ب

ترجمہ - اے ایمان والو تم پر روزہ فرض کیا گیا۔ جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض تھا۔ اس توقع پر کہ تم متقی بن جاؤ۔ چند دن گنتی کے۔

ف۔ صوم کے لفظی معنی رکھنے کے ہیں۔ مگر اصطلاح شریعت میں یہ ہیں۔ کہ صبح صادق سے غروب تک ان چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ جن سے روزہ ٹوٹتا ہے۔ ان کی تفصیل کتب فقہ میں مذکور ہے۔ اور گذشتہ ماہ کے رسالہ میں روزہ کے متعلق ضروری مسائل فقہ میں درج ہو چکے ہیں۔

اس آیت میں اللہ نے روزہ کے فرض ہونے کا حکم فرمایا۔ اور یہ بھی بتا دیا کہ روزہ پر بھی فرض تھا۔ تاکہ لوگوں کی ہمت بڑھے۔ اور یہ نہ سمجھ لیں۔ کہ یہ مشقت ہم پر پہلے نہ تھی۔ اور اس سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ عبادت بہت پسند ہے۔ اور اس کا نام لگنا۔ نیز ذکر کرنا۔ نہ کہ صرف صلیت بھی بیان لعل تَتَّقُونَ۔ تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ۔ نفس کی کیشی کو دور کرنے۔ روح کو تقویت تسلیم و رضا کا خور بننے۔ خواہشات کا ترک کرنے کی عادات ڈالنے۔ مصیبتوں پر صبر کرنا۔ گناہوں سے اجتناب کرنے میں روزہ رکھنے والے کو آسانی ہو جاتی ہے۔

مسلم بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ روزے ڈھال ہیں۔ جب تم میں سے کسی ایک کا روزہ ہو تو بدکلامی نہ کرنی چاہیے۔ اور نہ کو اس پھر اگر کو دشت کرے یا رے تو کہہ دینا چاہیے کہ میرا روزہ ہے۔ اس حدیث سے ثابت کہ روزہ انسان کو برائیوں سے بچا کر اخلاق حسنہ کے زیور سے مزین کرتا ہے۔ نیز یہ سلاطین و امرا کو غریب کی فاقہ کشی کا احساس ہوتا ہے۔ اور ان کے دل میں

لئے رحم کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ روزہ کے باعث انسان نکل کا عادی ہو جاتا ہے۔ زمانہ حاضریہ کے بڑے بڑے طبیب و ڈاکٹر حملہ امراض کے لئے روزہ رکھنے کو سب سے بڑا علاج قرار دیتے ہیں۔ اس موضوع پر کئی کتابیں تالیف ہو چکی ہیں۔ علاوہ انہیں انسان جب مرضی مولا کے تابع ہو کر بیوی سے کنارہ کش ہو کر چوری۔ غیبت۔ حرام خوردی۔ اکل و شرب وغیرہ سے کامل ایک ماہ پرہیز کرتا ہے۔ تو وہ متقی بن جاتا ہے۔ اس کا دل خدا یاں کا ضیاء سے چمک اٹھتا ہے۔ قیام لیل اور صیام نہارا اس کے امراض روحانی کو دور کر دیتے ہیں۔ جس طرح ہر ماہ کے بعد دوسرے ماہ کی یکم کو سرکاری ملازمین و دوسرے مزدوروں کو تنخواہ یا مزدوری ملتی ہے۔ اسی طرح رمضان المبارک کے اختتام کے بعد عید الفطر کے دن حملہ روزہ اور دبار الہی میں ایک جگہ جمع ہو کر سجدہ ہو کر اپنے مالک سے انعام و اکرام و بخشش کے حقدار بنتے ہیں۔ ایام معدودات سے مراد مفسرین کے نزدیک رمضان المبارک کے ایام ہیں۔

الحشر باب

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حسب ذیل ارشادات سے صحابہ کرام رضوان تعالیٰ علیہم اجمعین کے شان و عظمت کا اظہار ہوتا ہے۔ مسلمانوں کا فرض ہے کہ ان ارشادات کی روشنی میں راہ حق تلاش کریں۔ اہلسنت و اہل تشیع ہر دو مذاہب کی کتب سے ان کی عبارتیں نقل کی جاتی ہیں۔ درس گاہ نبوت سے ہدایت کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد سردار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے شاگردوں یعنی صحابہ کی قابلیت کا ان الفاظ میں اظہار فرمایا۔

- | | |
|-------------------------------|---|
| (۱) اکھروا صحابی (ضامی) | تم میرے اصحاب کی عزت و حرمت کرو |
| (۲) اوصیکم باصحابی (توضی) | میرا صحابہ کی عزت و حرمت کی تم کو وصیت کرتا ہوں |
| (۳) صحابی امانہ لا مافیہ وسلم | میرے صحابہ شرف و فتنہ سو میری امت کے پشتینہ ہیں |
| (۴) لا تسبوا صحابی (صحیحین) | میرے اصحاب کو برا نہ کہو۔ |

(۵) لَا تَسْتَوُوا أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِي (م)

(۶) مَنْ أَحْبَبَهُمْ فَجِئْتُمْ بِهِمُ مِنَ الْبَغْضَةِ

فَبِغْضِي الْبَغْضَهُمْ (ترمذی)

وَمَنْ أَحْبَبَهُمُ الَّذِينَ يَسْتَوُونَ أَصْحَابِي

قَقُولُوا الْعَنْتَ اللَّهُ عَلَى شَرِّكُمْ (ترمذی)

(۸) احفظوني في اختفائي واصحابي لا

يطلبنكم الله بظلمة احد منهم

فانها ليست مما توهب

(کنز العمال خلیل و ابن عسکر)

کتاب مذہب شیعہ

(۷) مَنْ سَبَّ أَصْحَابِي فَقَدْ كَفَرَ

(جامع الاخبار باب ۹)

(۸) قَالَ النَّبِيُّ مَنْ سَبَّنِي فَقَتْلُكَ وَمَرْسَبُ

أَصْحَابِي فَاجْلِدْهُ (جامع الاخبار)

(۹) أَصْحَابِي كَالنَّجْمِ بَايَمُ أَقْدِيمُ أَهْلِهِمْ

(۱۰) لَا تَسْتَوُوا النَّاسَ فَتَكْسِبُوا الْعِدَاوَاتِ

بَيْنَهُمْ (اصول کافی کتاب الامان والکفر)

(۱۱) تَفْسِيرُ أَمْرِ حَسَنِ عَسْكَرِي كِي يَكُ رِوَايَتُ فِي مُحَمَّدٍ آلِ مُحَمَّدٍ وَأَصْحَابِ مُحَمَّدٍ كَيْ مَحْبُودِ كِي مَدْحِ

كِي بَعْدَانِ سِي بَغْضِ رَكْضِي كِي مَرْتِ يُولِ مَذْكُورِ هِي۔ ان سرجلا من بغض آل محمد و

اصحابه و احد منهم يذب به الله عن ابا الخضر يعني جبر آل محمد يا اصحاب محمد يا ان

میں سے کسی ایک سے بھی دشمنی رکھیں۔ تو اس پر اللہ ایسا عذاب کرے گا کہ وہ عذاب اگر

تمام مخلوق پر تقسیم کریں۔ تو سب کو ہلاک کر دے۔

میرے اصحاب ہیں کسی ایک صحابی کی بھی گولی

جو نہائی کو دوست رکھتا ہو وہ میری بھکت کی وجہ سے

دوست رکھتا ہے اور جو میری بددشمن رکھتا ہو وہ میرے

بغض کی وجہ سے بغض رکھتا ہے۔ اصحاب کو برا کہتے ہیں

جب نام دیکھو کہ لوگ میرے اصحاب کو برا کہتے ہیں

تو کہہ کر تمہاری اس فطرت پر خدا کی پھٹکار ہے۔

میرے سسرالی بھائی کے لوگوں (سیدنا ابوبکر سیدنا عمر

سیدنا عثمان سیدنا علی و ابوسفیان وغیرہ) کا احترام کرو۔

ایسا نہ کہ اللہ تعالیٰ تم سے مواخذہ کرے ایسی

خطا نہ بخشتی جائیگی۔

جس نے میرے صحابی کو گالی دی وہ کافر ہو گیا۔

فرمایا حضرت علیؑ اللہ علیہ وسلم نے کہ جو مجھ کو گالی دے

اس کو قتل کر دو۔ اور جو میرے اصحاب کو گالی دے

اس کو ورے لگاؤ۔

میرے صحابی شہید ہونے کے ہیں ان میں سے

جس کی اقتدار کر دے ہدایت پاؤ گے۔

لوگوں کو گالی مت دو کیونکہ اس سے ان کے درمیان

عداوت پیدا کر دے۔

کے بعد ان سے بغض رکھنے کی مروت یوں مذکور ہے۔ ان سرجلا من بغض آل محمد و

اصحابه و احد منهم يذب به الله عن ابا الخضر يعني جبر آل محمد يا اصحاب محمد يا ان

میں سے کسی ایک سے بھی دشمنی رکھیں۔ تو اس پر اللہ ایسا عذاب کرے گا کہ وہ عذاب اگر

تمام مخلوق پر تقسیم کریں۔ تو سب کو ہلاک کر دے۔

(۶) مصباح الشریعت کے باب معرفت میں حضرت امام جعفر صادق کا قول منقول ہے۔ کہ
”گنہگار بدیقین را از خاک و جرات نکند بر اعتقاد زور و بہتان در حق اصحاب حضرت
حیرا نام و اعتقاد دارد محبت آنها و بیان کنیا فضائل آنها۔“

(۷) جامع الاخبار و صحیفہ رضی میں جناب امیر علی علیہ السلام سے مروی ہے فرمایا:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیدا ہوگی ایک قوم جو برا کبھیگی میرے اصحاب کو اور لقب
اس کا رافضی ہوگا۔ ✕

بِالْفَتْ

(مرقہ مولوی محمد حیات صاحب دم۔ ف۔ مقام جمالی ضلع شاپور)

سوال۔ مسجد کے دو حصے ہیں۔ ایک برآمدہ اور ایک اندرونی حصہ۔ اندرونی حصہ اور برآمدہ
کے بیچ میں ایک دیوار ہے جس میں دروازہ ہے۔ امام اکثر نماز جمعہ کے وقت اسی دروازہ

۱۵ افسوس کہ شیعوں نے اپنے ائمہ کے ارشاد کی تعمیل نہ کی۔ اور سب تبرک و سنت کو اپنا وظیفہ قرار دیکر
امت مسلمہ کو تفریق و تشیع کے گرداب میں پھنسا دیا۔ مسلمانوں کا بخت و اقبال لٹ گیا۔ اغیار نے
انہیں بے طرح آدو بچا۔ یا اسی عداوت نے اسلام و اہل اسلام کا عرب کفر کے دلوں سے دور کر دیا۔
ان کے ائمہ تو بدگوئی سے منع کریں۔ اور یہ اسے قابل فخر سمجھیں۔ اور اس پر اتباع ائمہ کا دعویٰ
شیعان لکھنے کے درستہ انوار عطیں کا ماہوار رسالہ انوار عظمت ہی معتبر مذہب اور با وقار
سمجھا جاتا ہے۔ اس کے ماہ تبریز ۱۳۰۷ کے پرچم میں نہایت صفائی کے ساتھ شیعوں کی روایاں خصوصیات
فخر کے ساتھ درج کی گئی تھیں جو اسی کے الفاظ میں درج کی جاتی ہیں:-

”سوا شیعوں کے کوئی فرقہ دنیا میں ایسا نہیں جس کا وظیفہ لغت کرنا ہو۔ جو نہ رات اٹھتے
بیٹھتے لعنت کیا کرتا ہو۔ دیگر افراد مروان نے بے غوری یا بے انصافی سے ہماری اس مایہ ناز
خصوصیت کو صفت دم قرار دیا ہے۔“ اچھا۔

میں کھڑا ہوتا ہے۔ اور مقتدی برآمدہ میں صفیں بنا لیتے ہیں۔ کیا اس میں کراہت تو نہیں آیا اس طرح جائز ہے۔

جواب (۱)۔ ائمہ سے امر کی کراہت ہے کہ امام دروازہ میں کھڑا ہو۔ البتہ قدم امام کے در سے باہر ہوں۔ تو کراہت مرتفع ہو جائے گی۔ (دشامی وغیرہ)

سوال (۲)۔ مسجد کے اندر خریا کوئی اور گھاس بچھا دیتے ہیں۔ اور اس کے اوپر صفیں بچھائی گئی ہیں۔ اس پر نماز اور جماعت ہوتی ہے کیا اس طرح کرنا جائز ہے اور نماز کے لئے سفید یا عت کراہت تو نہیں۔

جواب (۲) نماز صحیح ہے۔ کچھ فساد اور کراہت نہیں ہوتی و
سوال (۳) ہندہ کا باپ مر گیا ہے اس کا بھائی متولی ہے۔ ہندہ کو بکرا نوا کر کے لے گیا ہے۔ اور وہاں اس کا نکاح بکر کے ساتھ جو غیر کفو ہے۔ بلا اجازت متولی کے ہوا آیا وہ نکاح جائز ہے یا ناجائز؟

جواب (۳) غیر کفو سے نکاح عورت بالغہ کا بدول اجازت و رضا دلی کے موافق نہیں ہوتا۔ مستغنی کے صحیح نہیں ہے۔ ویفتی فی غیاب الکفو بعدام جواز کا اصلاً دھوا المختار للفتویٰ لفساد الشیمان (در المختار)

سوال (۴) ایک شرعی مقدمہ کا ثالث ہے۔ فسخ نکاح کے متعلق، مدعی مدعا علیہ کے بیانات ہوئے۔ مدعا علیہ کی زبان درازی کے باعث و ثنائی سے مستغنی ہو گیا ہے۔ اور اس نے کہہ دیا ہے کہ کسی اور عالم سے فیصلہ کرا لو۔ کیا وہ شرعاً گنہگار تو نہیں ہوا کہ مکمل فیصلہ کیوں نہیں دیا؟

جواب (۴)۔ اس صورت میں کچھ گنہگار نہیں ہوا۔

سوال (۵) لڑکیوں کو شرعی میراث جو مرد و ارج اس علاقہ کے نہیں مل سکتی۔ انگریز لڑکیوں کو پہنچر دیتے وقت زیور یا پارچات شرعی میراث کی نیت سے دے دیے تو کیا عند الشرح شرعی میراث ادا ہو جائیگی؟

جواب (۵)۔ اس سے شرعی میراث ادا نہ ہوگی۔ اور نہ اس سے لڑکیوں کی میراث سادھ

ہوگی۔ بعد مرنے مورث کے وہ وارث اس کی بقدر حصہ ہوں گی۔

سوال (۷) حصول اولادِ نرینہ کے لئے ایک سے زیادہ بیک وقت کیسے مقبذ میو یاں رکھ سکتا ہے۔

جواب (۷) چار زوجات تک رکھنے کی ہر حال مرد کو اجازت ہے۔ دیکھا کہ اللہ تعالیٰ خانکھوار (الایہ سودہ)

سوال (۸) رشید الدین کا اکلوتا بیٹا ہے۔ عورت جوان، صالح گھر میں موجود رکھتا ہے۔ چار سال شادی کئے گزرے اس کی اولاد نہیں ہوئی۔ اب جوان عورت کی موجودگی میں دوسری عورت نکاح کرنا چاہتا ہے۔ لیکن اس خطرہ کو سخت محسوس کرتا ہے۔ کہ وہ کس طرح شرعی عدل رکھنے سے عہدہ برآ ہو۔ اور قیام سے بچے۔ جو عدل نہ قائم رکھنے سے احادیث میں وارد ہے۔ مکمل طریق عدل کی راہنمائی فرمائی جاوے۔ پہلی زوجہ سے اس کی جوان لڑکیاں بھی ہیں۔ کیا پہلے ان کی شادی کر دے۔ یا برائے حصول اولاد نرینہ اپنا دوسرا نکاح کر لے۔

جواب (۸) اس میں کچھ قباحت شرعی نہیں۔ البتہ رشید کو یہ فرض ہوگا۔ کہ وہ دونی زوجہ میں برابری کرے۔ اور عدل و انصاف رکھے۔ کھانے کپڑے وغیرہ میں وہ دونو برابر رکھے۔ اور شبِ باشی میں مساوات کرے۔ لیکن دہلی، میں مساوات ضروری نہیں ہے اور لڑکیوں کے نکاح سے پہلے اگر اپنا عقد ثانی کر لے۔ تو اس کچھ ممانعت شرعاً نہیں ہے۔ سوال (۹) اپنی آمدنی کو ڈاک خانہ کے سیونگ بینک میں جمع کراتا رہتا ہے۔ سال کے خاتمہ پر جس قدر منافع یا سود اسے ملتا ہے۔ ڈاک خانہ سے لے لیتا ہے۔ مصداقی کتب یا رسائل چھپو اگر مسلمانوں میں مفت تقسیم کر داتا ہے۔ کیا شرعاً جائز۔ اور یہ منافع یعنی سود سے بینک سے لینا جائز ہے۔

جواب (۹) اصل یہ ہے۔ کہ سود لینا تو بینک سے ناجائز ہے۔ لیکن چونکہ وہاں چھوڑنے میں خرابی ہے کہ وہ روپیہ پادریوں کو اشاعتِ مذہب عیسائیت میں دیا جاتا ہے۔ اس لئے اس پر فتویٰ دیا جاتا ہے۔ کہ اس رقم کو وہاں نہ چھوڑا جائے۔ بلکہ وہاں سے لیکر فقراء غلام

صدقہ کر دیا جاوے۔ سو اس کی ایک یہ عورت بھی کر دینی کتب چھپو اگر غریب کو تقسیم کر دے جاوے اپنے خرچ میں لانا منع ہے۔ اور غریب و مساکین پر صرف کرنے سے ثواب کی امید نہ رکھے اس سود کو منافع عام میں خرچ کرنا ضروری ہے۔ چاہے سود کا عین مساکین و یتیم پر تقسیم کرے۔ یا سالہ جات چھپا کر مفت تقسیم کرے۔ لیکن قیمتاً چھپا کر بچہ تصدق نہ ہوگا۔ اور اپنے پاس نہ رکھے۔ وکان سبیلہ التصدق ان عجز عن الصراف الی صاحبہ

فقوی قاضی خان ص ۷۷ جلد ۴۴ واللہ اعلم

سوال (۹۶) ج نے اپنی عورت کو بحالت غصہ یہ لفظ کہے ”میں تینوں ستین طلاقیں چھوڑ دیا“ اس کا بیان ہے۔ کہ میری کوئی نیت نہیں تھی۔ اور میں غصہ سے بے اختیار ہو رہا تھا۔ اب حج کی عورت کے متعلق کیا حکم ہے۔

جواب (۹۷) تینوں طلاقیں پڑ گئیں۔ صریح الفاظ طلاقِ نیت کی ضرورت نہیں فان طلقها فلا تحل له من بعد وقتي تنكح زوجاً غيره۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اگر غصہ اس درجہ ہو۔ کہ عقل زائل ہو جاوے تو اپنی الفاظ طلاق کی بھی خبر نہ ہو۔ بدعوشی کی حالت ہو جاوے۔ تو طلاق نہیں ہوتی۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ لفظ تو زبان سے ادا کیئے۔ مگر نیت نہیں تھی۔ ہوش مختل طلاق واقع ہو گئی۔ نیت کی حاجت نہیں۔ کیونکہ صریح لفظ طلاق کے زبان سے کہے ہیں۔

سلکِ احمد

(از ملفوظات حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ)

ایک دفعہ حضرت داؤد طائی سے امام موصوف نے فرمایا اے اباسلیمان مجھ کو انارشہ ہے۔ کہ قیامت کے دن میرے جدِ مجہب سے فرمائیں کہ حق متابعت کیوں نہ بجالایا۔ اے اباسلیمان یہ کام نسب پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ سے معاملہ مشائستہ رکھنے پر موقوف ہے۔ ایک دفعہ سفیان ثوریؒ نے عرض کی۔ کچھ

وصیت فرمائیے۔ فرمایا اے سفیان دروغ گو کو مروت نہیں ہوتی۔ اور حاسد کو راحت نہیں ہوتی۔ بدخلق کو سرداری نہیں ہوتی۔ اور ملوک کو اخوت نہیں ہوتی عرض کیا کچھ اور فرمائیے۔ فرمایا اے سفیان اپنے تئیں اللہ تعالیٰ کے محارم سے بچانا اور جو کچھ قسمت میں ہو گیا۔ اس پر راضی رہو۔ فاجر سے صحبت مت رکھو کہ تم پر مجور غالب ہو جائیگا۔ اپنے معاملہ میں ایسے آدمیوں سے مشورہ کر جو خدا کی طاعت خوب کرتے ہوں۔ جو شخص چاہے کہ اس کی عزت بلا ذات و قبیلہ کے ہو۔ اور سمیت بلا حکومت کے ہو۔ اس سے کہو کہ گناہ چھوڑ دے اور طاعت اختیار کرے۔ جو شخص ہر آدمی کیساتھ صحبت رکھتا ہے۔ سلامت نہیں رہتا۔ جو شخص اپنی زبان کو اپنے قابو میں نہیں رکھتا۔ پشیمان ہوتا ہے۔ اور جو برا راستہ اختیار کرتا ہے۔ اتہام سے نہیں بچتا۔ جو کوئی اللہ سے اللہ رکھتا ہے۔ اسے خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔ فرمایا بہت سے ایسے گناہ ہیں۔ جو بندہ کو اللہ کے قریب کر دیتے ہیں۔ اور بہت ہی ایسی عبادتیں ہیں جو بندہ کو اللہ سے دور کر دیتی ہیں۔ کیونکہ مطیع مغرور گناہگار ہوتا ہے۔ اور گناہگار نادام مطیع ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت امام ابوحنیفہؒ سے فرمایا۔ عقلمند وہ ہے کہ خود و خیر اور دوسرے میں تمیز کرے۔ اور خیر میں خیر الخیرین کو اختیار کرے۔ اور شر میں خیر الشرین کو تمیز کرے۔

حضرت امام جعفر صادقؑ کو علم باطن میں اپنے نانا امام قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ و نیز اپنے والد سے انتساب ہے۔ اسی لئے آپ کا مقولہ ہے۔ ولدانی ابو بکر ہر تین۔ یعنی ابو بکر صدیق سے میں دوم رتبہ پیدا ہوا ایک ولادت ظاہری کہ میری والدہ کے باپ قاسم بن محمد بن ابی بکر رضی اللہ عنہ۔ دوم ولادت باطنی کہ علم باطنی بھی انہی سے میں نے پایا۔ آپ مدینہ منورہ میں منہم میں پیدا ہوئے۔ اور ۳۰ سالہ ص میں وفات پائی۔ اہلبیت کے ائمہ میں آپ صادق

کے عقب سے اقصائے عالم میں مشہور ہوئے ترغیضِ حال نیا سال نئی امنگیں اور نئے ولولے

ہوتا ہے جادہ پیمایا پھر کارواں ہمارا

تیسرے سال کا پہلا رسالہ بدیہ قارئین ہے۔ سال دوم ۱۹۳۲ء کے ساتھ ہی شخصیت ہو گیا۔ ۱۹۳۲ء سے شمس الاسلام کی زندگی کا تیسرا سال شروع ہوا شمس الاسلام کے بہت سے معاونین ہم سے جدا ہو رہے ہیں۔ بعض نئے اس برادری میں شامل ہونے کے لئے تیاری کر رہے۔ رسالہ نے گذشتہ سال نہایت تنگی و عسرت سے کاٹا کارکنان نے اسے زندہ رکھنے کے لئے بہت سے مصائب برداشت کئے ٹاک خانہ کے کارندوں خصوصاً دیہاتی چٹھی رسالوں کے مظالم نے پریشان رکھا۔ کئی خریداروں کو دقت پر رسالہ نہ ملا۔ بعض اصحاب نے بدگمانی سے کام لیا۔ بعض نے کارکنوں پر خیانت کا الزام لگایا۔ پریس کے عملہ نے طباعت کی مٹی پلید کر دی۔ کاتب صاحب نے الفاظ کو ٹوڑ کر اور اپنے قوت اجتہاد سے کام لے کر مضمون کے مطالب کا ستیا اس کرتے رہے۔ خدا گواہ ہے کہ غریب کارکنوں کو عجب مصیبت کا سامنا رہا۔ خریدار کی قلت کی وجہ سے ہر ماہ خسار بڑھتا رہا۔ اور حزب الانصار اس مالی بوجھ کی وجہ سے دارالعلوم غزنیہ کو حسبِ درخواست ترقی نہ دے سکی دارالعلوم غزنیہ ۲۵ شعبان سے ۵ شوال تک کے لئے بند کر دیا گیا ہے۔ ۵ شوال المکرم کو طلبہ کا داخلہ شروع ہو گا۔ کارکنان کے دل میں رسالہ کے محاسن ظاہری و باطنی میں اضافہ کرنے دارالعلوم کو بام ترقی تک پہنچانے۔ اور تبلیغی دائرہ عمل وسیع کرنے کے لئے ولولہ عمل موجود ہے تجاویز مرتب ہو چکی ہیں۔ مگر جب تک حملہ اجاب و ہمدردان ملت اس دینی کام میں حصہ نہ لیں۔ منزل کامرانی تک پہنچنا دشوار ہے۔ خریدار ان کی تعداد پہلے ہی قلیل تھی اب نئے سال سے اور بھی کم ہو گئی ہے۔ خدا انھیں راستہ قوم کی توجہ بکامیابی حال رکھا۔

تو پھر مسلمانوں کو ایسے مفید اسلامی اداروں سے محروم رہنا پڑیگا۔ کام کا آغاز دشوار ہوتا ہے۔ مگر چلتے کام کو جاری رکھنا عین دانشمندی ہے۔ عرصہ اڑھائی سال سے حزب الانصار کی کارگذاری قوم کے سامنے ہے۔ اب اگر قوم اس کو ہمیشہ کیلئے میٹھی نیند سلانا چاہے تو صبر کے سوا چارہ نہیں۔ بہر حال کارکنان نے اپنا عزم استقامت کر لیا ہے۔ اور خدمت دین کے لئے ہر آخری سعی عمل سے بھی دریغ نہ کر نیکا عہد کر لیا ہے۔

وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔ (نیا منداکر محمد شریف میجر)

گزارشات

(۱) جن حضرات کی میعاد خریداری ختم ہو چکی ہو۔ وہ اپنا رد چنندہ بذریعہ مئی ۱۹۴۷ء ارسال فرمائیں

(۲) حزب الانصار کے مقاصد میں ایک عالی شان کتب خانہ کا قیام بھی داخل ہے۔ دارالعلوم کے طلبہ کے لئے کتابیں درکار ہیں۔ یہ جملہ کتب ہمیشہ کیلئے وقف رہیں گی۔ ہر خاص و عام کو ان کے استفادہ سے حق حاصل ہوگا۔ جن اصحاب کے پاس کتب زائید از ضرورت موجود ہیں وہ کتب خانہ کو عطا فرمائیں۔ جب تک یہ کتابیں موجود رہیں گی۔ جس قدر لوگ اس سے استفادہ حاصل کریں گے۔ اس کا ثواب زندگی کے بعد بھی وقف کنندہ کو ملتا رہیگا۔ کئی علماء کے پاس کتب کے متعدد نسخے موجود ہوتے ہیں۔ اور بعض ناخواندہ اصحاب کے انقلاب و ہر کیوجہ سے کتب بیکار پڑی رہتی ہیں۔ ایسی کتب وقف کرنا باعث خیر و برکات ثابت ہوگا۔ خاندان بگوبہ نے اپنا کتب خانہ مستعار دیا ہے۔ دو سال سے اسی کتب خانہ کیوجہ سے دارالعلوم میں درس تدریس کا سلسلہ جاری ہے۔ مگر درسی کتابوں کا ذخیرہ بہت ناکافی ہے۔

(۷) مسلمانوں کے غریب و مفلس خصوصاً یتیم بچے آوارہ مزاج ہو کر بدعاشوں کی صحبت میں رہ کر اخلاق و انانیت کے جوہر سے محروم رہتے ہیں۔ اور غیر مذہب کے اشخاص انہیں جھٹکھٹکلا کر مرتد کر لیتے ہیں۔ ہر جگہ کے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ ایسے بچوں کو ابتدائی عمر ہی

میں دارالعلوم عزیزیہ واقعہ جامع مسجد بھیرہ میں تعلیم دینی کے لئے بھیج دیا کریں۔ ان کے جملہ مصارف تربیت دارالعلوم کے ذمہ ہونگے۔

(۴۶) دارالعلوم عزیزیہ بتقریب رمضان المبارک ایک ماہ کیلئے بند کر دیا گیا ہے تعلیم القرآن کا سلسلہ بدستور جاری ہے۔ ۵ شوال المکرم کو نئے انتظام کیساتھ دارالعلوم کا افتتاح ہوگا جو طالب علم مدرسہ میں شامل ہو جانا چاہیں وہ ۵ شوال کو بھیرہ میں پہنچ جائیں تاکہ جماعت بندی میں شامل ہو سکیں۔ جملہ طلبہ کو خوراک۔ لباس۔ تیل۔ صابن۔ چار پائی۔ رہائش و کتب وغیرہ دارالعلوم کی طرف سے بلا معاوضہ مہیا کی جائیں گی۔

(فکسار ڈاکٹر محمد شریف ناظم حزب الانصار۔ بھیرہ)

عظیم الشان دینی اجتماع

(روئیداد جلسہ سالانہ حزب الانصار بھیرہ)

مورخہ ۲۷ و ۲۸ دسمبر ۱۹۳۱ء بھیرہ کی تاریخ میں یا گڑھی سنگا۔ ان تاریخوں میں حزب الانصار کے دوسرے سالانہ جلسہ کے موقع پر ہزار ہا اہل اسلام کا اجتماع مختلف دیہات سے قافلہ وہ قافلہ لوگوں کی آمد دینی جوش و ولولہ کا اظہار قابل دید تھا۔ فضائے بھیرہ نعرہ مائے تکبیر سے گونج رہی تھی۔ اور فاکرین کے ذکر سے اعدائے اسلام کے قلوب لرز رہے تھے۔ جامع مسجد بھیرہ مختلف قطعات وغیرہ سے آراستہ کی گئی تھی۔ دفتر معلومات ۲۸ دسمبر سے قائم کر دیا گیا تھا کم و بیش ۱۵ ہزار کے قریب اشخاص شامل جلسہ تھے۔ حسب ذیل مقامات سے لوگ شامل جلسہ ہوئے۔

جھنگ شہر۔ گھمیانہ۔ شماری۔ چبہ۔ کوئٹہ سیدیاں۔ خوشاب۔ گول پور۔ چاودہ۔ میلو وال۔ تلہنگ۔ ٹوبہ۔ سمندری۔ لائل پور۔ سکیر۔ بھسہ پور۔ گجرات۔ جھمٹ۔ کلاں پور۔ تلوکر۔ پونچھ۔ پتھر۔ چک مٹ۔ پنڈا و ن خان۔ پدھڑا۔ بھیلوال۔ چوہترہ۔ بگہ۔ کوٹ مومن۔ چینی۔ پاشا پور۔ احمد آباد۔ ہرن پور۔ چوٹ۔ چک مٹ شمالی۔

چک عٹ مین لائن - روانہ - رجوری - ریڑکا - سرسہ - ڈھڈیال - سرکلاں - ڈھل
 ٹھٹی ولانہ - خیرکوٹ - ہجک - بھیلوال - حضورپور - چک عٹ - چک جنوبی -
 نوٹھ - ویس - میانی - زین پورہ - میرپور ریاست کشمیر - کوٹ - جھادریاں - ڈنڈیاں
 نٹاس - چک رامداس - سلا نوالہ - چھمو - راج سر - نورپور سیتی - گھگھیٹ - کڈل
 کوہلیاں - وجیدھی - ننگر - دھوری عیسیٰ وال - دھرن - وریام - چک عٹ کوریا نوالہ
 چک عٹ - آدو وال - ڈلو وال - تترال - رانچیا نوالہ - ودھن - شاہ پور شہر - شاہ پور صدر
 سرگودھا - چوہا سیدن شاہ - ٹھٹی نور - چکوال - ڈپھر - تخت ہزارہ - چاہ کلیماں وال
 کوٹ کمبو - سداکبہ - ملیار - بھین - فقیریاں - کرایا - لکھ - اٹھر - چک ۳۵ شمالی
 بھوچال - لیلیانی - کندوال - بجال - سلا نوالی - سون کیسر - ٹانگو والی - پھلرون -
 میراشریف - بوہت - چک عٹ جنوبی - پانڈوال - سہاودہ ضلع گجرات - میرے
 نہ - سالم - میانہ گوندل - کلس - کنجاہ - چک ۸۲ - اہلی کمبہ - وجہ - شیخ پور
 علی پید - علی پور سیداں ضلع سیالکوٹ - سیو پور - جنڈار - کوٹ مننانہ - چک قاضی
 کوٹ میانہ - منڈاٹر - میانوالی شہر - ڈھڈی پھیرہ - ابدال - خان محمد وال - گھگھیٹ
 چک عٹ - گوندپور - دیرو وال - ہرگن - اچرا - بھلوال - ٹاٹری - چک موسیٰ -
 مرولیا نوالہ - سنڈا - رتوکالہ - نواب پور - بسرا - پنڈرجم شاہ - بھینی رحمت شاہ
 سلطان پور نون - فتح آباد - ڈراچ - شاہ حسین - دیو وال - قادر پور بزمانی ضلع گجرات
 سدھوالی - ساہی وال - چک سیدا - ملک وال - جھیل - موٹہ ڈیمو - بھابڑہ
 ریٹری - کیمل پور - چک مجاہد - جسو وال - سلہوڑا - بلو - چک عٹ - بونگر - سریا
 پنوار - گاگا - گوجر نوالہ - گھنگوال - سیالکوٹ - کورٹا - کدیاں - کھسکوال
 منارا - سگھا نوالہ - چک حمید - کھیوڑہ - سروہ - کولو والی - جینیوٹ
 گا کھڑا - گھوڑپور - کوٹاٹ - وغیرہ وغیرہ بہت سے مقامات کے نام محفوظ
 نہیں رہ سکے - پرچی مائے طعام پر حسبِ قدام مل کے نقل کئے گئے ہیں - الغرض
 یہ اجتماع سال گذشتہ سے بہت زیادہ اور عظیم النظیر ثابت ہوا -

علمائے کرام میں سے مولانا مفتی عطاء محمد رتوی۔ مولانا حکیم قطب الدین صاحب جھنگوی
 مولانا حافظ محمد امین صاحب خوشابی ہیڈ ماسٹر جھنگ۔ ماسٹر محمد بخش صاحب علم
 بی اے لاہور۔ مولوی چراغ دین صاحب ریتڑی۔ مولوی سلطان محمود صاحب۔
 مولوی پیر نیر شاہ صاحب خوشابی۔ مولوی فضل احمد صاحب سکھو ضلع راولپنڈی
 مولوی محمد کمال صاحب ہرنپوری۔ مولوی بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نہر امرتسر
 مولوی محمد عالم صاحب میرپوری۔ مولوی غلام حسین صاحب کوٹلی کوٹاہ اور مولانا
 محمد رفیق بھادریاں نے بھیرہ میں رونق افروز ہو کر حاضرین کو اپنے خیالات سے متفق
 فرمایا۔ انہوں نے کہ حضرت مولانا حافظ قبلہ سید جماعت علی شاہ صاحب محدث
 نئی پوری بوجہ عزالت تشریف نہ لاسکے۔ حضرت ممدوح نے اپنی جگہ پر اپنے تحت جگر
 صاحبزادہ سید نور حسین شاہ صاحب کو روانہ فرمایا۔ اور ایک گرامی نامہ میں تحریر
 فرمایا۔ جس میں بیماری وضعف کے ذکر کے بعد فرمایا۔

نداء رفتن نہ روئے مانن۔ تدبیر کند بندہ تقدیر کند خندہ اب تک توفیق کا
 یہی کلمہ تھا۔ کہ وہاں حاضر ہو کر جلسہ میں شامل ہوتا۔ مگر غرت ربی بفسخ الفرائم
 مجبوراً اپنے ارادہ کو فسخ کر کے تار دی گئی۔ غالباً پہنچ گئی ہوگی۔ اب برخوردار
 نور حسین کو بھیجتے ہوں۔ کہ پرنسٹون انڈیا پر تمام کند۔ صاحبزادہ محمد حسین کے بھیجنے
 کا ارادہ تھا۔ مگر برسوں بقدر اہمی سے وہ بخار نہ بخار کھانسی و زکام سخت
 بیمار پڑا ہے۔ اکاؤن روپیہ بطور امداد مدرسہ بھیجے جائیں گے۔
 داغ حسرت وصل تک دل پر کھٹکتا جائیگا۔

خدا تعالیٰ آپ کے ارادوں میں کامیابی نصیب فرمائے۔ فقیر آپ کے ساتھ ہے
 اور یہ تقدیری غیر حاضری میرے دلی ارادہ کو متزلزل نہیں کر سکتی۔ آپ تسلی
 اور اپنی سرور کو ششدری سے اپنے کام کو کرتے جائیں۔ خدا تعالیٰ حامی و مددگار
 ہے۔ حسبنا اللہ نعم الوکیل ونعم المنصیر۔ میری غیر
 حاضری کا اعلان کر دیں۔ اور اگر چہ نظر اب غیر حاضر ہوں مگر دل سے غیر حاضر نہیں

ادب و دل جان آپ کے ساتھ ہوں۔ سب یاروں اور پرسانِ حلال کو اشک سلام علیکم

ہر کہ باشد بحال ما پرسان

یک بیک را سلام ما پرسان

(۱) اقم جماعت عفا اللہ عنہ بقلم خود۔ از علی پور سیل صلح سیالکوٹ بروز چہار شنبہ ۱۲ شعبان ۱۳۵۵ھ

حضرت صاحبزادہ سید نور حسین شاہ صاحب مورخہ ۲۴ دسمبر کی شام کو بھیرہ میں رونق افروز ہوئے۔ ۲۵ دسمبر کو جامع مسجد میں جمعہ کی نماز آپ نے ہی پڑھائی۔ صاحبزادہ صاحب مدوح علم و عمل کے زبیر سے آراستہ اور اخلاق محمدی کا نمونہ ہیں۔ ہر روز ہر اجلاس میں آپ کی موجودگی باعث خیر و برکت ثابت ہوئی۔

حضرت مخدوم العالم مولانا محمد قمر الدین صاحب سجادہ نشین سیال شریف بھیرہ میں تشریف لانے کے لئے بالکل تیار تھے۔ مگر عن وقت روانگی حضرت صاحب قبلہ تو سنوی کا تار ملا۔ جس میں لاہور پہنچ کر ملاقات کرنے کی تاکید کی گئی۔ اس لئے حضرت مدوح جلسہ کے موقع پر تشریف نہ لاسکے۔

حضرت صاحبزادہ حافظ محمد حسین صاحب سجادہ نشین مولانا شریف علالت طبع کے باوجود مدد صاحبزادگان مورخہ ۲۴ دسمبر کو بھیرہ میں تشریف لائے۔ اور اپنی تشریف آوری سے کارکنان کا حوصلہ بڑھایا۔ صاحبزادہ صاحب مدوح کا وجود اللہ و فقط الرجال میں غنیمت ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بزرگان دین کو تادیر زندہ رکھے (آمین)

۲۵ دسمبر بروز جمعہ بعد نماز جمعہ ہزار بکے مجمع میں مولوی حبیب اللہ صاحب امرتسری کا ذکر الہی پر موثر وعظ ہوا۔ لوگوں پر برقت کا عالم طاری ہوا۔ ۲۶ و ۲۷ دسمبر پر دو روز صبح ۸ بجے سے ۱ بجے تک اور بعد نماز ظہر ۱۲ بجے سے ۱ بجے تک اور بعد نماز مغرب ۷ بجے سے ۱۲ بجے رات تک مواعظ و تقاریر کا سلسلہ جاری رہا۔ دو روز دونوں وقت لنگر خانہ کا دروازہ ہر خاص و عام کیلئے کھلا رہا۔ کھانا کھلانے کا انتظام حافظ محمد صدیق صاحب خوجہ مہنت کی سعی سے نہایت عمدہ رہا۔

شکرِ معانین

جلسہ کو کامیاب بنانے میں جن حضرات نے حصہ لیا۔ تمام کی خدمت میں
 یہ شکر و امتنان پیش کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ تمام کارکنوں کو خدمتِ اسلام
 کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ رضا کاندل نے نہایت صبر و تحمل سے سردی کی
 راتیں مہمانوں کی خدمت گزاری میں بسر کر دیں۔ حضرت مولانا محمد نصیر الدین بگوی
 مولوی رشید احمد صاحب بگوی۔ مولوی عبد الغفور صاحب بگوی۔ حافظ محمد صدیق
 صاحب خوجہ مہنتہ اور ڈاکٹر محمد شریف صاحب ناظم حزب الانصار کی ان تھک ساعی
 کا اعتراف کرنا ناگزیر ہے۔ قاضی شیر محمد صاحب۔ منشی محمد رمضان صاحب و
 مولوی فضل حمید صاحب نے بھی قابل قدر خدمات انجام دیں۔ مٹری محمد صدیق
 صاحب بڑھئیانہ نے بلاوضہ کئی دن کام کیا۔ دفتر اطلاعات۔ سیٹج۔ جلسہ گاہ
 مستورات کے پردہ کیلئے دیواریں غرض تمام کام انہوں نے نہایت محنت سے
 سرانجام دئے۔ عوام کے جوش و خروش و جذبات کا صحیح اندازہ لگانا
 دشوار ہے۔ ہریرہ و جوان کادل مسرت سے لبریز تھا۔ ہر محلہ کے مسلمانوں نے
 مالی و جانی امداد دی۔ خصوصاً محلہ مند گراں۔ محلہ تیلیانوالہ۔ محلہ شاہ لطیف
 محلہ ڈھبہ والی کے کارکنوں نے کامل مستعدی کا اظہار کیا۔ موضع و دھن بھک
 ٹھٹی ولاتہ۔ راجھیا نوالہ۔ وزین پور کے مسلمانوں نے بھی امدادیں حصہ لیا۔ اللہ
 تمام معاونین۔ کارکنوں و رضا کاروں کی خدمات کو قبول فرما کر انہیں بیش از
 بیش خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین تم آمین۔

انشاء اللہ آئندہ میں علمائے کرام کی تقاریر و جلسہ کی مفصل روئیداد درج
 کی جائے گی۔ روئیداد جلسہ شیخ غلام احمد صاحب میاؤں مرتب کر رہے ہیں
 ان کی یادداشتوں سے جب قدر جملہ تقاریر کا تحریر ہو سکا قارئین کی خدمت میں
 پیش کیا جائے گا۔

ضروری گزارش

حزب الانصار کے نشر و اشاعت - تبلیغ احکام اسلام - ناواقف جاہل
مسلم دیہاتیوں کے کانوں تک آواز حق پہنچانے اور انہیں روافض و
مرزائیوں کے حام تر ویدہ
سے بچانے کے لئے مایوادی رسالہ تمس الاسلام کا اجرا ہوا۔ دو سال گزر
چکے ہیں۔ حزب الانصار اب تک اس کے مصارف سے سبکدوش نہیں ہو
سکی۔ سال گذشتہ میں ترقی اشاعت کی رفتار حوصلہ شکن رہی۔ جملہ معاونین
و قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ رسالہ کی توسیع اشاعت میں
حصہ لے کر اس دینی خدمت میں کارکنان کی امداد کریں۔
(ظہور احمد بگوی کان اشرہ۔ صدر جمعیت حزب الانصار بصرہ)

اسلامی تعلیم

(از قاضی غلام محی الدین صاحب بٹالوی)

لباس و زینت - حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے حجۃ اللہ الباقی لباس
و زینت کے احکام میں فرمایا ہے۔ تو جان لے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اہل عرب کے عادات اور ان کی لذات میں ملہن ہو بیٹھنے کے استغراق
کو دیکھا۔ تو ان کسا صلی کو حرام کر دیا۔ اور جو ان سے کچھ کم تھے۔ ان کو مکروہ ٹھہرایا
اس میں برتری تھی۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جانا کہ اسی استغراق
کا انجام آخرت کو بھول جانا ہے۔ اور دنیا کی طلب بکثرت کرنا۔
پس منجملہ ان اصول کے استغراق "لباس فاخر" تھا۔ کیونکہ ان کی طرف

بڑی توجہ تھی۔ اور وہ انکا بڑا باعث فخر اس لباس فاخر کی صورت میں۔
 از انجملہ پانچا صد کر تہ (وغیرہ) قدر ضرورت سے زیادہ دراز رکھتا اور چھپے
 ہوئے چلنا۔ اس فعل سے نہ پر وہ پوشی مقصود ہوتی ہے۔ نہ زینت بلکہ فخر اور
 دولت کی نمائش۔ اس لئے کہ زینت یا پردہ پوشی تو اتنی مقدار میں ہی حاصل ہو
 جاتی ہے۔ جو بدن کے برابر ہے۔

اس نظر سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کی
 طرف نگاہ نہیں کرتا۔ جو فخر اُنا را کھسیٹا ہوا چلتا ہے۔ اور ارشاد فرمایا مومن کے
 لئے نصف پنڈلی تک ازار کافی ہے۔ اور جو اس سے نیچے اوپے اور ٹخنے سے
 اونچا رکھے۔ اس پر بھی گناہ نہیں ہے۔

شراب کے بدلے نماز۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی قوم سے شراب
 پھینکی تو اس کے بدلے اس کو نماز دی۔ جو لوگ پانچوں وقت شراب پیتے
 تھے۔ ان کے لئے پانچ وقت کی نماز۔ اور جو لوگ زیادہ پینے والے تھے۔ ان کے لئے
 اشراق و تہجد۔ اور جو لوگ اس سے زیادہ کے عادی تھے۔ ان کے لئے ہر وقت
 ذکر الہی میں وہ نشہ موجود تھا۔ جس کی مستی کبھی اترنے والی نہ تھی۔ یذکرہ اللہ
 قیاماً و قعوداً و علیٰ جنوبہم۔

چشم زخم اور اس کا علاج۔ چشم زخم کا ہونا شاہ مرض ہے۔ لغوی و حدیث نبوی
 سے اس کا وجود صاف ظاہر ہے۔ حدیث شریف سے ثابت ہے۔ کہ جب
 قریش کے کافر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کے دفعہ کرنے میں جو جو
 چلے اور فریب ان سے ہو سکے سب کر کے عاجز آئے۔ تو آخر ایک شخص کو جو بنی اسد
 کے قبیلے سے تھا اور یہ قبیلہ پہلے تمام عرب کے ملک میں چشم زخم پہنچانے میں
 بڑھا ہوا تھا۔ اس کو کہا کہ اگر تو فلا نے شخص (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم)
 کو نظر لگا کر اس کو ہلاک کر دے تو تجھ کو اتنا دیں۔ کہ کبھی کسی شخص نے اتنا نہ دیا
 اس شخص کی عادت اس طرح کا تھی۔ کہ جب کسی کو نظر لگانا منظور ہوتا۔ تو پہلے

۱۸
 جو قبیلہ کے سرداروں سے چشم زخم پہنچانے میں

دن کچھ نہ کھاتا۔ بعد تین دن کے اس شخص پر نظر لگا کر اس کو ہلاک کر ڈالتا۔ سو اس نے اپنی عادت کے موافق تین دن کچھ نہ کھایا۔ پھر تیسرے دن آنحضرتؐ کے پاس آیا۔ اور آپ اسوقت قرآن شریف کی تلاوت میں مشغول تھے اس نے غصہ بڑی دیر گھور گھور کو آپ کی طرف دیکھا۔ اور کہا میں نے آج تنگ اس طرح کا خوش الحان اور خوش لہجہ کسی کو نہیں دیکھا۔ اور اس کلمہ کو کئی بار دہرایا اور آنحضرتؐ بھی اس طرح فرماتے رہے

(ماشاء اللہ لا حولہ ولا قوۃ الا باللہ) جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے کسی کو کچھ طاقت نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔ خدا تعالیٰ نے اس کے شر سے آنحضرتؐ کو محفوظ رکھا۔

فال بد حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ طیرہ یعنی بد فالی کسی مسلمان کو نہ پھیرے تم جب کوئی شے مکروہ دیکھو یوں کہو۔ اللہم لایاتی بالمحسنات الا انت ولا یذهب بالسیئات الا انت ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ اعظم اس کے کہے سے اس کا اثر جاتا رہیگا۔ یہ بھی کہا ہے۔ کہ اس طرح کہے اللہم لا خیر الا خیرک ولا الہ غیرک۔

ابن نعیم فرماتے ہیں کہ فال بد کا ضرر اسی شخص ضعیف الایمان کو پہنچتا ہے جو اس کا معتقد ہوتا ہے اور فال بد کو بے حقیقت جانتا ہے۔ اس کو ایسے فال بے بد سے کو ضرر و نقصان نہیں پہنچتا تھا۔ بد فالی لینا اللہ تعالیٰ سے توکل توڑنا ہے۔ اور نفع و ضرر تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ جاہل لوگ طیور وغیرہ سے فال لیتے ہیں۔ بے وقوف اتنا نہیں سمجھتے کہ انسان کے سوائے سارے حیوانات طیور ہوں۔ پاؤں دو اب سب بے شعور ہیں۔ ان کے حرکات و سکنات سے اخذ کرنا کیا معنی۔ سب سے زیادہ شعور و کرامات نوع بشر سے شارع نے بشر ہی کے کلمہ بد فالی بولنے پر جڑ کر لیا ہے۔ اور طیرہ کو شرک فرمایا ہے۔ حیوان غیر ناطق کی آواز اور پرواز کا اعتبار انکو اس شرک کے حالی:

قال سے کیا خبر۔ احوال و لا قوۃ الا باللہ۔

ورد و شریف :- (۱) جب تحریر کتابت میں کسی جگہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا نام مبارک آئے تو اس کے آگے درود شریف لکھنا مستحب ہے۔

(۲) کلام مجید اور احادیث شریف کی تلاوت کیوقت درود شریف سے ابتدا و انتہا کرنا نہایت پسندیدہ بات ہے۔ اور فقہاء نے اس کو مستحب قرار دیا ہے۔

(۳) ہر دعا کی تہوار اور اخیر میں درود شریف پڑھنا مستحب ہے۔

(۴) جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا جاوے تو نام لینے والے اور سنے والے دونوں کو درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(۵) جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آثار مبارک دیکھ کر بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(۶) مدینہ منورہ جاتے وقت درود شریف کا ورد کرنا مستحب ہے۔

(۷) چھینک کے بعد یا کسی ناپاک فعل میں مشغول ہوتے وقت یا کسی خریدار کو

مال دکھاتے وقت اپنے مال کی غفلت ظاہر کرنے کی غرض سے درود شریف پڑھنا ناچاہئے۔

(۸) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت میں وہ شخص مجھ سے بہت زیادہ

قریب ہوگا۔ جس نے مجھ پر کثرت درود بھیجا۔ (قاضی غلام محی الدین)

شمع رسالت کے پروانے

(حضرت تیم داری رضی اللہ عنہ و حضرت نعیم رضی اللہ عنہ)

یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مشہور و معروف صحابی ہیں۔ ان کے سلسلہ نسب میں اصحاب سیر و محدثین مختلف ہیں۔ اصل اختلاف حضرت تیم کے اجداد کے ناموں میں ہے۔ بعض کہتے ہیں تیم کے دادا کا نام خاتجہ ہے۔ اور بعض کا خیال

تو دینہ منوہ چھوڑ کر فلسطین میں قیام پذیر ہو گئے۔ اور عبادت و ریاضت میں زندگی بسر کرنے لگے۔ فتوحات اسلام کے زمانہ میں خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شام کے ایک قریہ کہ جبکا نام عتیون تھا۔ ان کی ملکیت میں دیدیا تھا۔ اسی ارض طیبہ کو چھوڑ کر انہوں نے شام کے اس حصہ فلسطین کو ترجیح دی۔ تاکہ اس عطیہ کے ذریعہ دنیوی تفکرات سے فارغ ہو کر خدائے برتر کی عبادت میں اطمینان سے زندگی بسر کر سکیں۔

ابن حبان فرماتے ہیں۔ کہ حضرت تمیم داری شام میں سکونت پذیر ہے وہاں کی قبر فلسطین کے مشہور شہر بیت جیرین میں ہے۔

فاطمہ بنت قیس روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر قدم بٹخ فرمایا اور سنتے ہوئے خوشی کے لہجہ میں ارشاد فرمایا کہ تمیم داری نے مجھے ایک ایسا واقعہ نقل کیا جس نے مجھ کو بہت مسرور کیا۔ اس لئے میں جانتا ہوں کہ تم کو بھی اس سے مطلع کروں۔

واقعہ یہ ہے کہ فلسطین کی ایک جماعت (جس میں علمداری بھی شریک تھے۔ کشتی میں سوار ہو کر چلے۔ ہوا کی عدم مساعدت نے ان کو بجائے مقصود تک پہنچنے کے جزائر بحر میں سے ایک جزیرہ میں پہنچا دیا۔ کشتی جب اس کے کنارہ کو آگئی۔ تو اہل کشتی نے ایک عجیب و غریب جانفزا دیکھا۔ جس کے بدن پر بڑے بڑے بال تھے۔ اور صورت بھی عجوبہ روزگار تھی۔ اہل کشتی نے اس کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر حیرت سے معلوم کیا کہ یہ کیا شے ہے۔ اس نے بزبان انسان کہا کہ میں نہ تم سے کچھ دریافت کرنا چاہتا ہوں اور نہ تم کو اصل حقیقت سے مطلع کرنے کا ارادہ ہے۔ اس جزیرے میں اگر تم میرے ساتھ اندرون جزیرہ چلے واپس تمہاری ایک شخص کسیاتھ ملاقات ہوگی وہ اپنے حال سے بھی آگاہ کرے گا۔ اور تم سے کچھ واقعات معلوم کرے گا۔ البتہ اپنا نام بتا دینا کافی سمجھتا ہوں۔ میرا نام جسامہ ہے۔ تمیم داری بیان کرتے ہیں کہ ہم اس جگہ پہنچے۔ دیکھا تو ایک شخص زنجیروں سے جکڑا ہوا تھا مقتید جزیرہ میں

میں پڑا ہوا ہے۔ ہم نے اس سے بے دریغ سوال کرنے شروع کر دئے
 قیدی ۱ خبرونی عن عین (غیر یعنی اس چشمہ کا کیا حال ہے۔ جو غر
 کے نام سے موسوم ہے

جماعت فلسطین :- پانی سے لبریز ہے۔ اور خوب بہتا ہے۔

قیدی ۲ :- اخبارونی عن نخل بیان الذی بین الامداد و فلسطین
 هل اطعم۔

اچھا یہ بتاؤ کہ بیان جو کہ شرقی اردن اور فلسطین کے درمیان ایک بستی
 ہے۔ اس کے درخت خرما بار آور ہوئے اور اس کے باغات کھجور پھلدار ہوئے
 یا نہیں۔

جماعت فلسطین :- ہاں ان پر خوب پھل آتے ہیں۔

قیدی ۳ خبرونی عن النبی هل بعث - یہ تو بتاؤ تبی آخر الزمان (صلی اللہ
 علیہ وسلم) کی بعثت ہو گئی یا نہیں؟
 جماعت فلسطین - ہاں وہ مبعوث ہو گئے

قیدی ۴ - اخبارونی کیف الناس الیہ اس پیغمبر کی طرف لوگوں کے رجوع کا
 کیا حال ہے؟

جماعت فلسطین جوق و جوق اس کے مذہب کو قبول کرنے کے لئے اقطاع
 اقصاء سے دوڑے چلے آتے ہیں۔

یہ سن کر وہ قیدی بہت کیسا تھکے تڑپا جس سے ہمیں یہ محسوس ہوا۔ شاید
 زنجیریں توڑ کر رہا ہو جائیگا۔ جب اس کو سکون ہوا تو ہم نے دریافت کیا کہ تو کون
 شخص سے۔ قیدی نے جواب دیا کہ میں دجال ہوں۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک واقعہ نقل فرما کر ارشاد فرمایا۔ کہ
 دجال تمام ممالک میں پہنچے گا۔ لیکن مدینہ طیبہ میں داخل نہ ہو سکیگا۔ (ترمذی)
 اس طویل حدیث کے ذکر سے مضمون زیر بحث کے سلسلہ کی کڑی خود بخود ہاتھ

آجاتی ہے۔

حضرت تیمم داری کا یہ نقل کردہ قصہ اس بات کو واضح کرتا ہے کہ ان کے اسلام قبول کرنے کے واقعات میں جس طرح نصرانی ہونے کی وجہ سے توراۃ و انجیل کی بیان کردہ صفات رسالت پناہ دلیل راہ ہدایت ہوئیں۔ اسی طرح یہ عجیب و غریب واقعہ بھی اس سلسلہ میں منسلک ہے۔

گویا دجال نے ان تمام سوالات کو بالترتیب دریافت کیا جو آثار قیامت اور قرب ساعت سے متعلق تھیں۔ اور جن کا ذکر بطور پیشگوئی کتب قدیمہ میں ملا ہوا ہے۔ اور وقتاً فوقتاً اخبار حیات کے مدعی سلسلہ دنیا کے اختتام کے متعلق بیان کرتے چلے آتے ہیں جن کا تذکرہ جاہلیت عرب کی تواریخ میں اب تک موجود ہے۔

اس سلسلہ کی سب سے زبردست علامت بعثت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم و علیٰ آلہ و صحابہ وسلم تھی جس کو اس نے خصوصیت سے دریافت کیا۔ اور جب ترقی اسلام کا حال سنا تو رٹائی کے وقت کو قریب سمجھ کر انتہا سرور میں تقدیر الہی سے قبل ہی رٹائی کی فکر میں جست کا ارادہ کیا۔ تاکہ قید و بند سے رہا ہو جائے۔ اور پھر صادق صلی اللہ علیہ وسلم جب کہ خود خروج دجال اور علامات ساعت کے متعلق صحابہ رضوان اللہ علیہم سے وقتاً فوقتاً ارشادات نبوی کے ماتحت تذکرہ فرماتے رہتے تھے۔ اس لئے اس واقعہ کو سنا کر جو کہ فلسطین کی اس جماعت کا عینی مشاہدہ تھا۔ اپنے ارشادات کی تائید پیش فرمائی۔ اور قیامت تک کے لئے حضرت تیمم داری کو یہ شرف فرما دیا کہ آپ نے ان کو صادق مان کر خداں سے روایت بیان فرمائی۔

معجمہ وہ کیا چیز ہے۔ جبکہ ہندوؤں مسلمان سب کھاتے ہیں۔ اگر اس کا سر کاٹا جائے تو کوئی نہیں کھاتا۔ اگر کوئی کھائے تو مر جائے۔
(عبدی کاٹھ)

الٹا چور کو توال کوڑائے

(از خان زادہ غلام احمد خان صاحب ہنگو)

تم قتل بھی کرتے ہو تو چرچا نہیں ہوتا ۔ ہم نقل بھی کرتے ہیں تو بختے میں مفتن
سابقہ نمبروں میں حسب احادیث رافضہ ثابت کیا گیا کہ رافضہ کے بارہ اماموں

میں سے حسب ذیل حضرات :-

علی بن حسین ۔ موسیٰ کاظم ۔ علی بن موسیٰ رضا ۔ محمد تقی ۔ علی نقی ۔ یہ پانچوں
صحابان کبیر ک زادے گذرے ہیں ۔ باقی رہے دو ان کا ذکر خیر بھی یہاں پر
درج کر کے معنون کو ختم کیا جاتا ہے ۔

راصول کافی :- مولد ۲۱ محمد الحسن بن علی ولد فی ربیع الآخر سنۃ

اثنین و ثلاثین و مائتین و امۃ ۲۰ م و لدیقال لها حدیثہ)

یعنی امام حسن عسکری ۳۲۲ ہجری ماہ ربیع الآخر میں پیدا ہوا اور ماں اسکی
حدیثہ نام لونڈی تھی یہ گیارہواں برج امامت سے ۔ جو بامر خداوندی زادگی سے
سے منسوب ہے ۔ ہم چاہے جتنا بھی ادب احترام کریں ۔ لیکن واقعات تو چھپا
نہیں جاسکتے ۔ خدائے علیم و خبیر اپنے لدنی علم سے اس بات کا علم رکھتا تھا ۔ آل
علی میں سے بالخصوص وہ حصہ جو عباسی خلفن میں ملبوس ہوں گے ۔ دایما اپنی خلقت
پر نازاں اور اپنی نجابت پر فخر پر نخوت و غرور ہوں گے ۔ حالانکہ ان کی اپنی ہی
کتابوں میں اس امر کی ان کے ائمہ سے جایجا ارشادات درج ہیں کہ بنی اسرائیل کو
بنی اسرائیل پر فوقیت تھی نہیں الاصل سے اور اپنے نسب و خلقت پر فخر کرنا لا
ملعون ہے ۔ ملاحظہ ہو حوالجات ذیل ۔

(حیات القلوب جلد دوم ص ۳۷) حضرت رسولؐ بر منبر بالا رفت و خطبہ خواند
و فرمود کہ بدرستی کہ ہمہ مردم از زمان آدم تا این زمان مانند دندانہائے شانہ مساوی

یکدیگر نہ و فضیلتے نبی عربی را بر عجمی و نے سرخی را بر سیاہی مگر بتقویٰ و پیریزگاری
یعنی فرمانا رسول خدا نے کہ سب انسان ایک ہی آدم کی اولاد ہیں۔ یعنی از روئے
خلقت و پیدائش سب برابر ہیں۔ نہ عربی کو عجمی پر فضیلت ہے۔ اور تورے کو کانے
پر۔ مگر تقویٰ اور پیریزگاری سے۔ ایضاً حیات القلوب جلد مذکور ص ۴۶

(بوجود کفر و نفاق روابط بنی نفع نمی بخشد ہر چند انتساب با شرف خلق کہ
پیغمبر اندہ بودہ باشد) یعنی کفر اور نفاق کے موجودگی میں کوئی رابطہ نسب اور رشتہ
فائدہ نہیں دیتا۔ گو کسی پیغمبر کیسا جہی قرابت قریب رکھتا ہو۔

حوالہات اور بھی موجود ہیں لیکن بحوف طوالت میں اسی پر اکتفا کرنا ہوا۔ فقط از ہوا
کہ میں بھی بلکہ ہر ایک ذی علم انسان ان ارشادات حقہ سے حرف بحرف متفق ہیں۔
لیکن کیا آل علی بھی جس سے ہماری مراد سادات شیعہ ہیں۔ رسول اللہ ص کے قرآن
کو پہنچ اور واجب العقید سمجھتے ہیں۔ اگر قبول ہے اور مانتے ہیں۔ تو پھر ان کی بڑائی
اور نجات اس امر سے۔ اور کیوں پنجاب میں عام لوگوں کو اپنا امتی یا امتی پکارنے
ہوئے خود کو مستثنیٰ بتا رہے ہیں۔ الغرض خدا کو آنے والے واقعات کے ذرہ ذرہ
کا علم تھا۔ اس لئے بجائے نجیب الطرفین کے زیادہ حصہ ان میں نوٹریوں کا کر کے
صدیقی فاروقی وغیرہ نسل صحابہ پر طعنہ زنی کے لائق نہیں چھوڑا۔ الحمد للہ ثم
الحمد للہ۔ ورنہ خدا جانے کہ اس حالت میں یہ کیا ہوتے۔ جیسا کہ کہا گیا ہے۔
پیر ما امسال و عوامی نبوت میکند سال دیگر خدا خدا خدا خواہد شود

یہ ان مرقومہ الصدر پانچ اماموں کے علاوہ چھٹا امام ہے۔ جن کو شیعہ فدائی نوٹری زاد
قرار دے چکے ہیں۔ اب رہا ساتواں جو مقبول الطرفین ہے۔ ان کا ذکر شریف
بھی سن کر رافضی کی محبت کی داد دیجیئے۔

امام محمد المشہور بہ امام مہدی

یہ بھی قول رافضیہ ہے۔ کتاب جلاء النیون وغیرہ نوحی یا زکریا نام زر خرید نوٹری سے پیدا
ہوا ہے۔ (۱) جس کا شکم نادر میں حل بھی نہ لایا (۲) اور پیدائش بھی عجیب و نرالا۔

(۲۱) اہم بھی نزالہ جسم بھی نزالا۔ حکم حدیث کافی ص ۲ سمعت ابا الحسن
 الرضا یقول وسئل عن القائل فقال لا یسرای جسمہ ولا یشی
 (۲۲) جس کا قرآن بھی نزالا ہے۔ کیونکہ بقول صافی شرح کافی موجود
 قرآن مشہور ہے۔ اور مہدی کے پاس جو یہ وہ قرآن محفوظ ہے۔ اور
 ۵۵ جس کا قدرت قرآن بھی نزالا۔ ملاحظہ ہو کافی کتاب فضل القرآن۔ (۲۵) اور
 قوت ایمان بھی اپنے باپ داؤوں سے نزالا۔ کیونکہ وہ سب تقیہ یازتھے۔ اور
 یہ تقیہ کے زنجیر سے آزاد ہو گا۔ وہ ڈرپوک تھے۔ البتہ کئے گلے میں کسی نہ کسی
 ظالم اور سرکش کے بیعت کا طوق پڑا ہوا ہے۔ (۲۷) لیکن یہ ایسی ذلت سے
 آزاد ہو گا۔ ملاحظہ ہو کتاب بحران انساب وغیرہ (۸) شیعہ مہدی کا عہدہ بھی
 نزالا ہے کیونکہ وہ اب الارض ہے۔ ملاحظہ ہو مواظبت حسنہ شیخ عبدالحی ہروی
 مجتہد لاہور (۹) شیعہ مہدی کے احکام اور طرز عمل بھی نہایت ظالمانہ اور مرتدانہ
 ہوں گے۔ کیونکہ وہ شیخین دوسرا اور خلفائے رسول اللہ کو گنبد نبوی میں سے
 ان کے مبارک مرقدوں کو ٹوڑ پھوڑ کر رکالیں گے۔ اور زندہ کر کے دوبارہ طرح
 طرح کے عذابوں سے ہلاک کریں گے۔ (۱۰) وہ قرآن کے مقررہ قواعد کے رو سے
 مسلمان بھی نہ ہو گا۔ کیونکہ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔ (دانشہ راجعہ) اہم اہم
 یعنی محمد رسول اللہ کی ازدواج مسلمانوں کی مابین ہیں۔ لیکن یہ جانشین جنگیز و ہلاکو
 حضرت عائشہ زوجہ محبوبہ رسول خدا کو قبر سے نکال کر زندہ کریں گے۔ بعد کئی درجن
 درے مار کر پٹوائیں گے۔ آخری نمبروں کے لئے مطالعہ ہو حیات القلوب
 جلد ۱ (۱۱) ماں باپ بھی علیحدہ مان رنگس باپ حسن (۱۲) حالات زندگی بھی عام دنیا
 سے نزالا۔ قریباً گیارہ سو سال سے روپوش۔

لیکن اہل سنت کا مہدی :- وہ اسی قرآن کے احکام کو زندہ کریں گے۔ اور اسی
 قرآن پر اس کا اقتدار ہو گا۔ خدا و رسول کے احکام کو جو کہ موجودہ قرآن کے مطابق
 ہوں گے اجرا کر کے چار دہائیوں میں اسلام کا تحفظ اگاڑیں گے۔ اس کا نام

محمد ہوگا۔ ماں اور باپ کی طرف سے اولاد فاطمہ سے ہوگا۔ بالخصوص باپ کا نام عبداللہ ہوگا۔ یعنی محمد ابن عبداللہ مطابق حدیث نبوی مہدی آخر الزمان ہوگا۔ وہ خلفائے راشدین ابو بکر و عمر و عثمان و حیدر رضی اللہ عنہم کا سچا جانشین اور قدم بقدم پیرو ہوگا۔ خواجہ رسول اللہ کے عزت و احترام میں دیا ہی سرگرم عمل ہوگا۔ جیسا کہ ایک سچا عاشق رسول۔

لہذا ہر ایک مومن مسلمان پر واجب ہے۔

کہ وہ شیعوں کے موضوع اور موعی امام مہدی کو اسی نظر سے دیکھا کریں۔ کہ جس نظر سے شیعہ دروافضہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو دیکھتے ہیں۔ یہ ساتواں امام ہے جو کبیرک زادہ ہے۔ کیا سکرٹری صاحب انجمن الصغریہ لاہور میرے ان تاکید کردہ الزاموں کی تردید کر کے حق تبلیغ ادا کریں گے۔ (وہ تو ایک مہدی کے فرنگن لونڈی زادے کے لکھنے سے صرف چھپیں بہ چین بلکہ فعل درآتش ہوا تھا۔ اب تو ان کو نصف سے زیادہ تعداد ان کے اماموں کا بتایا گیا۔ کہ بقضا الہی کبیرک زادے تھے۔ اور پھر انہیں سے دو مقدس مہبتیاں یعنی موسیٰ کاظم۔ اور امام رضا ایسے لونڈیوں سے پیدا ہوئے تھے۔ جو ذات اور نسل سے ہمیشی تھے۔ اب وہ خود بتلائیں کہ فرنگن لونڈی زادہ ذلیل فقرہ ہے یا حبش لونڈی زادہ زیادہ حقارت آمیز۔ کیا محمدانی سیکرٹری انجمن الصغریہ لاہور۔ یا مدرسۃ الواعظین لکھنؤ۔ یا انجمن تذکرۃ المعصومین جھنگ۔ یا مدیران رسالہ اصلاح۔ الحافظ سہیل مین۔ اخبار سرفراز۔ اخبار شیعہ لاہور۔ درخجف سیالکوٹ۔ یا کوئی دبیر بے تدبیر ان مضامین کے ملاحظہ کے بعد میرے درخواست کو قبول کریں گے۔ کہ وہ ان راویان اخبار پر جو زین العابدین کے علاوہ موسیٰ کاظم سے لیکر مہدی تک سب کے سب اماموں کو لونڈی زادہ قرار دے گئے ہیں۔ لعنت اور کیرا بھیجیں جس کے ساتھ میں بھی بدل مانخواستہ آئین کہوں۔) (دسمبر ۳۱ غلام احمد خان بگٹش از سنگو ضلع کوٹاٹ بقلم خود)۔

محمّدؐ - بخانہ من مہمان آمدہ شاید کہ دریاغ شما خفتہ باشد۔ باید کہ سرش برید
ارسال فرمائید۔ نہایت درکار است۔ (عبدی کا تب)

بھیر کلیال میں شیعہ سنی مباحثہ

اہلسنت والجماعت کی فتح عظمیٰ
 ان دنوں علاقہ جاتی ضلع راولپنڈی میں ایک واعظ اسلام مولوی غلام جعفر شاہ تبلیغ کر رہے ہیں۔ شیعوں کو تبلیغ حق ناگوار گذری اپنے ایک ذاکر منشی اکبر شاہ کو مرثیہ خوانی کیلئے بلوایا۔ اور پھر سنیوں کو مناظرہ کا چیلنج بھی دیا گیا۔ سنیوں نے مولانا ابوالفضل مولوی محمد کرم الدین صاحب رئیس بھیں ضلع جہلم کو بلوایا۔ جن کے نام سے اہل باطل ایسے بھل گئے ہیں۔ جیسے لاجول سے شیطان۔ نام سنئے ہی شیعوں کے اوسان خطا ہو گئے۔ اور شیعہ ذاکر تو اب سہما کہ چار پائی پر کاف اور دھسے وارز ہو گیا۔ مناظرہ سے کانوں پر ہاتھ دھرنے لگا اور کہنے لگا کہ اس شخص سے مناظرہ کرنا موت کے منہ میں جانے کے مترادف ہے۔ کوئی بھی شیعہ مولوی اس کی جرأت نہ کریگا۔ مناظرہ کی خبر سنکر دور دور سے چل کر مخلوق حذا آئی۔ اور بھاری ہجوم ہو گیا۔ ۲۸ دسمبر تاریخ اور مقام بحث تالاب غلام مقرر ہوا۔ اہل سنت والجماعت نے سیرے ہی میدان مناظرہ میں جھنڈا لگا دیا۔ اور علمائے شافعیین دامن جمع ہو گئے۔ چنانچہ ۲ بجے بعد نماز ظہر خاص وعظ شروع ہو گیا۔ سید غلام جعفر شاہ صاحب اپنے وعظ و بیان سے حاضرین کو مستفید فرمایا۔ ان کے بعد فاضل بھیں ممبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ اور ایسی بصیرت افروز تقریر فرمائی کہ حاضرین عیش و عشرت کراٹھے۔ آپ نے بحوالہ جات احادیث مرویہ اہلسنت ثابت کیا۔ کہ شیعوں کا ایمان قرآن موجود نہیں ہے بلکہ انکا اعتقاد ہے۔ کہ اصل قرآن جمع کردہ علی امام مہدی کے پاس غار سرمنزلے میں ہے۔ امام صاحب ظہور فرمائیں گے۔ تو شیعہ کو قرآن کا دیدار نصیب ہوگا۔ تا حال اسکے ہاتھ میں کوئی کلام ربانی موجود نہیں ہے۔ پھر آپ نے شیعوں کے عجیب و غریب عقائد و مسائل مذاقہ تقیہ۔ متہ پر روشنی ڈالکر حقیقت مذہب شیعہ کو طشت از بام فرمایا۔ حاضرین سنکر محو حیرت ہوئے۔ شام تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ برجنڈ شیعوں کو للکارا گیا۔ بیچاروں کو میدان میں آنے کی جرأت نہ رہی۔ آخر انفرمائیے فتح اسلام بلند ہو کر

وما خیر کیلگی۔ شیعوں کو ایسی شرمناک ہزیمت ہوئی۔ کہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے۔ سچ ہے۔ الحق یعلو ولا یعلیٰ - والاستکلام۔
(راقم محمد بن نمبر وار بحیرہ کیل حال تھانہ جاتی ضلع راولپنڈی)

وحی مرزا

(از بابو حبیب اللہ صاحب کلرک دفتر نمبر اتر)

مرزا صاحب قادیانی کی وحی

پنجاب کی سرزمین بھی عجیب ہے۔ یہ زمین زرخیز ہونے کے علاوہ ایسی ہے کہ اس کے مختلف ضلعوں میں اس زمانہ میں بعض لوگ نبوت اور رسالت کے مدعی گذرے ہیں۔ ان مدعیان میں سے جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کا نمبر سب سے بڑا ہوا تھا۔ آپ نے مسیح موعود۔ مہدی مسعود۔ نبی۔ رسول۔ مجدد۔ کرشن۔ اوتار۔ وغیرہ ہونے کے دعوے کئے۔ آپ نے ۱۸۹۰ء سے ۱۹۰۵ء تک کے عرصہ میں تیس سے زیادہ دعاوی کئے۔ آپ کا یہ بھی دعویٰ تھا کہ مجھ پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کے مریدوں میں سے ایک مرید محمد منظور آہی صاحب احمدی نے آپ کی وحی کو اکٹھا کیا۔ اور بشری نامی کتاب میں اس کو شائع کیا۔ اس میں کی کچھ وحی ذیل میں لکھی جاتی ہے۔

(۲) ایللی ایللی لہا سبقتنی۔ ایللی آدس (اے میرے خدا تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا۔ آخری فقرہ اس الہام کا یعنی ایللی آدمی باعث درود مشیت رہا۔ اور نہ اس کے کچھ معنی کھئے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب در بیان احمدیہ ص ۵۱۳ بشری جلد اول ص ۳۶
دس، دس اعاج و ہمارا رب عاجی ہے۔) اس کے معنی ابھی تک معلوم نہیں ہوئے۔
برہن احمدیہ ص ۵۵۴ بشری جلد اول ص ۳۳۔

۳) کہہاتے تو مارا کر گستاخ (تیری بخششوں نے ہم کو گستاخ کر دیا۔

(براین احمدیہ ص ۵۵۵) البشری جلد اول ص ۵۳

(۴) پھر بعد اس کے خدا نے (ہو شحنا انخسا یہ دونوں فقرے شاید عبرانی ہیں۔ اور ان کے معنی ابھی تک اس عاجز پر نہیں کھلے۔ براین احمدیہ ص ۵۵۶

(۵) شخصے پائے من بوسید۔ من لغفم کستگ اسود منم۔ (البشری جلد اول ص ۵۴

(۶) پریشن عمر براطوس۔ یا پلاطوس (نوٹ۔ بیاعت سرعت الہام دریافت نہیں ہوا۔ اور نمبر ۲ میں عمر عربی لفظ ہے۔ اس جگہ براطوش اور پریشن کے معنی دریافت کرنے ہیں۔ کہ کیا ہیں۔ اور کس زبان کے یہ لفظ ہیں۔ داز مکتوبات احمدیہ جلد اول ص ۶۵ تاریخ نزول الہام ہفتہ نمبر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۳ء

(۷) آریوں کا بادشاہ آیا۔ (الحکم ۶ مارچ ۱۹۰۰ء) ہے کرشن جی رو در گوپال (مرزا الہام ہے۔ البدر ۲۹ اکتوبر ۱۹۰۳ء کشف نمبر ۵) البشری جلد اول ص ۵۵

(۸) خدا قادیان میں نازل ہوگا۔ (مرزا الہام ہے۔ البدر ۳ نومبر ۱۹۰۲ء ص ۵۵) (البشری جلد اول ص ۵۵

(۹) بعد۔ ۱۱۔ انشاء اللہ۔ اس کی تفہیم نہیں ہوئی کہ ۱۱ سے کیا مراد ہے۔ گیارہ دن یا گیارہ ہفتہ۔ یہی ہندسہ گیارہ کا دکھایا گیا ہے (البشری جلد ۲ ص ۲۵۵

(۱۰) نتیجہ خلاف مراد ہوا۔ یا نکلا۔ آخر لفظ ٹھیک یا دہیں۔ اور یہ بھی پختہ پتہ نہیں۔ کہ یہ الہام کس امر کے متعلق ہے۔ (البشری جلد ۲ ص ۲۵۵

(۱۱) مینادی من السماء آسمان سے ایک پکارنے والے پکارا۔ (البدر ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء) جمعہ قبل از عصر (نوٹ) حضرت اقدس نے فرمایا کہ اس کیساتھ ایک اور عجیب اور مبشرہ

فقرہ تھا۔ وہ یاد نہیں رہا۔ (البشری جلد ۲ ص ۲۵۵

(۱۲) ائی انا الصاعقۃ (میں بھی ایک صاعقہ ہوں)

(نوٹ) یہ اللہ کا نیا نام۔ (البشری جلد ۲ ص ۲۵۵

(۱۳) ائی مع الرسول اقوم واسلی واصوم (میں اپنے رسول کیساتھ کھڑا ہوں گا۔ اور

لے مرزا صاحب قادیانی کے بیٹے جناب میاں محمود صاحب فرماتے ہیں۔ نادان ہے وہ شخص جس نے کہا ہے ۱۹۰۲ء کہ کہہاتے تو مارا کر گستاخ۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی گستاخ میں بنایا کرتے اور سرکش نہیں کر دیا کرتے (الفضل ۲۲ جنوری ۱۹۰۲ء) محمود امام نادان ماسلام سو کیتہ محمد احمد ۱۱۰

نماز پڑھوں گا۔ اور روزہ رکھوں گا، البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۷۹
(۱۴) اصلی و اصوم اسہما و انام میں نماز پڑھوں گا اور روزہ رکھوں گا
جاگتا ہوں اور سوتا ہوں۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۷۹

نفت :- قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ کی شان میں آیا ہے لَا تَأْخُذُكَ سِنَّةٌ وَلَا
دَلَامٌ اور مرزا صاحب کے الہام میں خدا کہتا ہے ”میں سوؤں گا“
(۱۵) ۲۷ مئی ۱۹۰۳ء بلا نازل یا حادث یا... (تشریح)

فرمایا کہ یہ الفاظ الہام ہوئے ہیں۔ مگر معلوم نہیں کس کی طرف اشارہ ہے۔
معلوم نہیں رہا یا کسے آگے کیا تھا۔ (۲۱ البدر)۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۸۷
(۱۶) ۱۹ فروری ۱۹۰۵ء انکا اہم ۱۲ اذ اذت شیئا ان تقول لہا کن فیکون
ترجمہ تحقیق تیرا ہی یہ حکم ہے جب تو کسی شے کا ارادہ کرے تو اسے کہہ دیتا ہے
ہو جائیں ہو جاتی ہے۔ (۲۱ البدر) البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۷۔ حقیقتہ الوحی
نصرۃ الحق صفحہ ۹۵۔

(۱۷) ہفتہ مخمّمہ ۲۷ فروری ۱۹۰۵ء ”فاک ریپرینٹ“ کشف نمبر ۱۵۰
(الحکم) البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۷

(۱۸) ایک عربی الہام تھا۔ الفاظ مجھے یاد نہیں رہے۔ حاصل مطلب یہ
ہے ”مکذوبوں کو نشان دکھایا جائیگا“ (الحکم) البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۷۔
(۱۹) ”لنگر اتحاد“۔ (دبر) البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۹۷۔

(۲۰) ۱۲ ستمبر ۱۹۰۵ء دو شہر ٹوٹ گئے۔ البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۰۰۔

(۲۱) ”ایک دانہ کس نے کھایا“ (البشریٰ جلد ۲ صفحہ ۱۰۷)۔

(۲۲) ۷ مئی ۱۹۰۵ء کلیسیا کی طاقت کا نسخہ البشریٰ جلد ۳ صفحہ ۱۱۷۔

(۲۳) ایک دم میں رخصت ہوا۔

لفٹ (حضرت مسیح موعود) فرمایا کہ آج رات مجھے ایک مندرجہ بالا الہام ہوا۔ اس
کے پورے الفاظ یاد نہیں رہے۔ اور جیسا کہ یاد رہا وہ یقینی ہے۔ مگر معلوم

کس کے حق میں ہے۔ لیکن خطرناک ہے۔ یہ الہام ایک موزون عبارت میں ہے۔ مگر ایک لفظ درمیان میں سے بھول گیا ہے۔ (دبدر) (البشری جلد ۲ ص ۱۱۹) "پیٹ پھٹ گیا" دن کے وقت کا الہام ہے۔ معلوم نہیں کہ یہ کس کے متعلق ہے۔ (البشری جلد ۲ ص ۱۱۹)

(۲۸) خدا اس کو پنجبار ہلاکت سے بچائے گا۔ نہ معلوم کس کے حق میں یہ الہام ہے (البشری جلد ۲ ص ۱۱۹)۔

(۲۹) ۱۷ ستمبر ۱۹۰۶ء مطابق ۵ شعبان ۱۳۲۲ء بروز پیر "موت ۱۳ ماہ حال سو"

(لفٹ) قطعی طور پر معلوم نہیں کہ کس متعلق ہے۔ (البشری جلد ۲ ص ۱۲۰)

(۳۰) وہ کام جو تم نے کیا خدا کی مرضی کے موافق نہیں ہوگا۔ حقیقتہ الوحی ص ۱۰۵ (البشری جلد ۲ ص ۱۲۳)

(۳۱) "بہتر ہوگا کہ اور شادی کر لیں" معلوم نہیں کہ کس کی نسبت یہ الہام (البشری جلد ۲ ص ۱۲۵)

(۳۲) لاہور میں ایک بے شرم ہے۔ (البشری جلد ۲ ص ۱۲۷) (لاہوری مرزا یوں یہ کون ہے؟)۔

(۳۳) بلغت قدام الرسول (و میں رسول کے قدم پر پہنچ گیا ہوں) (البشری جلد ۲ ص ۱۲۷)

(۳۴) ایسیو الیشن دبدر جلد ۶ نمبر ۳ ص ۱۲۷ (البشری جلد ۲ ص ۱۳۷)

(۳۵) آسمان ایک مٹھی بھر رہ گیا۔ (البشری جلد ۲ ص ۱۳۹)

فیصلہ

واقعات اور اقوال مرزا صاحب پیش کر کے فیصلہ ناظرین پر ہم پر چھوڑتے ہیں مرزا صاحب کون تھے۔

میرے دل کو دیکھ کر میری وفا کو دیکھ کر

بندہ پرور منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر

خدا کی قدرت کے نشان

اور
مرزا غلام احمد رئیس قادیان
(حبیب اللہ کلرک دفتر ہند امرتسر کی قلم سے)

بعض دفعہ حیات مسیح (یعنی رفع جسمانی) کے منکروں کی طرف سے یہ اعتراض ہوا کرتا ہے کہ قانون قدرت بھی آسمان پر جانتیکا قطعی مانع ہے۔ اور یہ کہ آسمان پر جانا سنت اللہ کے خلاف ہے۔ چنانچہ حکیم خدا بخش صاحب مرزائی نے اپنی کتاب ”عمل مصنف“ حصہ اول کے صفحہ ۵۰۵ پر یہ اعتراض لکھے ہیں۔ حالانکہ اس کتاب کے صفحہ ۲۹ پر حکیم صاحب خود تسلیم کر چکے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام برخلاف عام سنت اللہ کے خارق عادت طور پر بغیر باپ کے پیدا ہوا ہے پس جس خدا نے حضرت مسیح کو برخلاف عام سنت اللہ کے خارق عادت طور پر

بغیر باپ کے پیدا کیا۔ اس خدا نے آپ کا رفع جسمانی کیا۔ اور آخر زمانے میں قتل و جلال کے لئے آسمان سے اتار لیا۔ جیسا کہ شب آشلاء میں خود حضرت مسیحؑ نے فرمایا کہ جب دجال خروج کرے گا تو میں اتروں گا۔ اور اس کو قتل کر دوں گا۔ (سنن ابن ماجہ ص ۳۹) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا بھائی عیسیٰ آسمان سے اترے گا۔ (کنز العمال جلد ۵ ص ۵۴) مصنف کنز العمال جلد ۶ ص ۵۶ حج الکرامہ ص ۲۲۳

ساوات قریش

کی تمدنی و معاشرتی اصلاح اور انکی تنظیم سترہ بندی کی نظر سے

یوسف القزیش

اٹھارہ سال سے پابندی وقت مابین شائع ہوتا ہے نفوس قومی خدمات کے علاوہ مشاہیر اسلام اور اور اکابرین قریش کے سوانح حیات اور نتیجہ خیز واقعات کی اشاعت کا بھی اہتمام ہے محنت و حقارت کی ترتیب دیا جاتا ہے ملکیت آصفیہ کوڑوں میں سرکاری طرز پر لکھا جاتا ہے۔ اصلاحی امور پر دیکھی اور تاریخی واقعات شفاف نگاہ والے اردن نمونہ کا پرچہ تبدیل ہو طلب کریں۔ صفحہ ۲۰۰ - القزیش - شریف نجف امرتسر۔

لے نیز دیکھو سزا احمد جلد ۵ ہ مستدک حاکم جلد ۵

اور یہ بھی آپ نے فرمایا کہ عینی ملک شام میں ہوگا۔ اور دجال کو فلسطین میں لڑکے مقام پر قتل کرے گا۔ (مسند احمد جلد ۶ ص ۷۵) ابو یعلیٰ موصل حضرت ابو ہریرہ سے مرفوعاً سے روایت کرتے ہیں کہ خدا کی قسم حضرت عینی میری قبر پر آکر مجھے سلام کریگا۔ اور میں اس کو جواب دوں گا۔ انتباہ الاذکیا صفحہ ۴ و ۵ و ۵۰ حجج الکرامہ

حضرت مسیح کی ولادت بن باپ

مرزا صاحب کا عقیدہ - [۱] ایک دفعہ مرزا صاحب نے فرمایا کہ قرآن مجید کے پڑھنے سے

ایسا ہی ثابت ہوتا ہے کہ مسیح بن باپ ہے (اخبار بد ۱۷ مئی ۱۹۰۴ء ص ۱)

(۲) تحفہ گولڑیہ کے ص ۱۱ کے حاشیے پر مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت مسیح

کا بغیر باپ پیدا ہونا بھی امر نادرہ میں سے ہے۔ خلاف قانون قدرت نہیں ہے

کیونکہ یونانی۔ مصری۔ ہندی۔ طیبیوں نے اس امر کی بہت سی نظریں لکھی ہیں کہ کبھی

بغیر باپ کے بھی بچے پیدا ہو جاتے ہیں۔ (۳) اخبار الحکم مورخہ ۲۴ جون ۱۹۰۱ء کے ص ۱۱

پر لکھا ہے کہ مرزا صاحب نے فرمایا کہ ہمارا ایمان اور اعتقاد یہی ہے کہ حضرت

مسیح علیہ السلام بن باپ تھے۔ اور اللہ تعالیٰ کو سب طاقتیں ہیں۔ اور نیچری جو یہ دعویٰ

کرتے ہیں کہ ان کا باپ تھا۔ وہ بڑی غلطی پر ہیں۔ (نیز دیکھو رسالہ معلقو طات احمد

(۴) مرزا صاحب قادیانی نے اپنی کتاب ازالۃ الاوامر حصہ اول ص ۳۴۰ - حصہ ۲

ص ۴۶۹ + لیکچر سیاں کوٹ ص ۱ + مسیح ہندوستان میں ص ۵۵ + تحفہ گولڑیہ

صفحہ ۳۷ و ۳۸ و ۱۰۱ و ۱۱۲ و ۱۱۵ و ۱۹۸ و ۲۰۲ - نصرۃ الحق ص ۳۹ + ضمیمہ برائے احمدیہ

حصہ ۵ صفحہ ۲۷۱ - حقیقۃ الوحی کے ضمیمہ ص ۹۹ + حاشیہ برائے مسیحی

ص ۱۵ و ۱۶ + جنگ مقدسی ص ۱۸ تذکرۃ الشہادتین ص ۲۸ و ۳۲ + خطبہ الہامیہ

ص ۴۳ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ - الحق دہل ص ۳۸ + ایام الصلح ص ۳۷ حاشیہ

مواہب الرحمن - صفحہ ۴۰ و ۴۲ و ۴۶ و ۴۷ + رسالہ ریویو اف ریلیجز بابت ماہ

اپریل ۱۹۰۲ء + صفحہ ۱۵۲ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۹ +

مولوی نور دین صاحب کا عقیدہ

کتاب فصل الخطاب کے صفحہ ۱۱ جلد اول پر ہے۔ ”کیا اچھا ہوتا اگر کسی مرد سے پیدا ہو جاتے، نیز دیکھو رسالہ ریویو بابت ماہ جولائی ۱۹۲۳ء صفحہ ۱۵

مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے کا پہلا عقیدہ

رسالہ ریویو اف ریلیجز بابت ماہ جنوری ۱۹۰۸ء کے صفحہ ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ پر جناب مولوی محمد علی صاحب مرزائی ایم۔ اے نے قرآن مجید کی آیات مقدسہ سے ثابت کیا تھا۔ کہ حضرت مسیح بن باپ پیدا ہوئے تھے۔

میاں محمود احمد صاحب کا عقیدہ

رسالہ ریویو اف ریلیجز بابت ماہ جولائی ۱۹۲۳ء کے صفحہ ۱۳ پر ہے۔ گو قرآن کریم میں لفظ ایہ بات ذکر نہیں ہے۔ کہ مسیح علیہ السلام کا کوئی باپ نہ تھا۔ لیکن ایسے الفاظ قرآن کریم میں پائے جاتے ہیں۔ کہ جن سے استدلال ہوتا ہے۔ کہ ان کا کوئی باپ نہ تھا۔

نوٹ :- عرض یہ ہے کہ جس طرح قرآن کریم سے حضرت مسیح کا بن باپ پیدا ہونا ثابت ہے۔ اسی طرح آپ کی حیات یعنی رفع جسمانی و نزول بھی ثابت ہوتا ہے۔ گو قرآن کریم میں لفظ ایہ بات ذکر نہیں ہے۔ لیکن ایسے الفاظ پائے جاتے ہیں۔ جن سے استدلال ہوتا ہے۔ کہ آپ کا رفع جسمانی ہوا۔ اور قیامت سے پہلے آئیں گے مثلاً قرآن مجید میں آیت۔ ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقتہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون میں آپ کی پیدائش کا ذکر فرمایا ہے۔ آیت۔ بل سرفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عنہ یوحیٰ حکیم۔ میں آپ کی حیات یعنی رفع جسمانی کا ذکر ہے اور آیت۔ انہ لحلم الساعة میں آپ کے قیامت سے پیشتر نازل ہونے کا ذکر ہے۔ حدیث صحیح میں نبی کریم علیہ السلام نے حضرت عیسیٰ بن مریم کے نزول کو قیامت کی نشانی قرار دیا ہے۔ صحیح مسلم۔ سنن ابن ماجہ۔ سنن ترمذی۔ آیت۔ انہ لحلم الساعة کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے۔

نے فرمایا ہے۔ کہ یہ قیامت سے پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ہے۔ (مسند احمد جلد ۱ ص ۱۸۰ و ص ۱۸۱ ابن جریر جلد ۲۵ ص ۴۹ و ص ۵۰ درمنثور جلد ۲ صفحہ ۲۰)

واقعات ناوہ

بقول مرزا صاحب کے امام فخر الدین رازی کا یہ قول بہت درست ہے۔ کہ جو شخص خدا تعالیٰ کو عقل کے پیمانہ سے اندازہ کرنے کا ارادہ کرے گا۔ وہ بے وقوف ہے۔ (ریپورٹ جلسہ سالانہ ۱۹۹۷ء ص ۸۹) اور یہ بھی مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ کہ یہ قدیم سے عادت اللہ ہے۔ جو امور کثیر الوقوع کیسا تھہ نور الوقوع عجائبات بھی کبھی کبھی ظہور میں آتے رہتے ہیں۔ اس کی نظیریں بہت ہیں۔ (سرمہ چشم آریہ ص ۳۳) ایک بکرے نے دودھ دیا۔

کچھ ٹھنڈا عرصہ گزرا ہے۔ کہ مظفر گڑھ میں ایک ایسا بکرا پیدا ہوا۔ جو بکریوں کی طرح دودھ دیتا تھا۔ اس کا شہر میں بہت چرچا پھیل گیا تو میکالف صاحب ڈپٹی کمشنر کو بھی اطلاع ہوئی۔ تو انہوں نے یہ ایک عجیب امر قانون قدرت کے برخلاف سمجھ کر وہ بکرا اپنے روبرو منگوایا۔ چنانچہ وہ بکرا جب ان کے روبرو دھانک گیا تو شاید قریب ڈھیر ٹھہ سیر کے اس نے دودھ دیا۔ اور پھر وہ بکرا جب کم صاحب ڈپٹی کمشنر عجائب خانہ لاہور میں بھیجا گیا۔ تب ایک شاعر نے اس پر ایک شعر بھی بنایا۔ اور وہ یہ شعر ہے۔

مظفر گڑھ جہاں ہے۔ مکالف صاحب عالی

یہاں تک فضل باری کہ بکرا دودھ دیتا ہے (سرمہ چشم آریہ ص ۳۹) ایک مرنے والے دودھ دیا

اس کے بعد تین معتبر اور ثقہ اور معزز آدمی نے میرے پاس بیان کیا کہ ہم نے بحشم خود چند مردوں کو عورتوں کی طرح دودھ دیتے دیکھا ہے۔ بلکہ ایک نے انہیں سے کہا کہ امیر علی اہم ایک سید کا لڑکا ہمارے گھاؤں میں اپنے باپ کے ہی دودھ سے پرورش پایا تھا کیونکہ اس کی ماں مر گئی تھی (سرمہ چشم آریہ ص ۳۹)

اڈھی کی راہ سے یا خانہ

حکیم فاضل قرشی یا شاید علامہ نے ایک جگہ لکھا ہے کہ ایک بیمار
بیم نے دیکھا جس کا کان ماؤف ہو کر بہرہ ہو گیا تھا۔ پھر کان کے نیچے ایک
ناسور پیدا ہو گیا۔ جو آخر وہ سوراخ سے ہو گئے۔ اس سوراخ کی راہ
سے وہ برابر سن لیتا تھا۔ گویا خدا نے اس کے لئے دوسرا کان عطا کیا۔ ان
دونوں طبیبوں میں سے ایک نے اور غالباً قرشی نے اپنی اڈی میں سوراخ ہو
کر اور پھر اس راہ سے مدت تک براز یعنی پانچا نہ آتے رہنا تحریر کیا ہے۔
(سرمہ چشم آریہ ص ۳۹ و ص ۴۰)

حضرت ابراہیمؑ پر آگ سروسو گئی

ہاں، سیم علیہ السلام چونکہ صادق اور خدا تعالیٰ کا وفادار بندہ تھا۔ اُس لئے ہر ایک ابتلا کی وقت خدائے اس کی مدد کی جب کہ وہ ظلم سے آگ میں ڈالا گیا۔ خدائے آگ کو اس کے لئے سرد کر دیا۔ (حقیقۃ الوحی ص ۵۵)
حاندو و ٹکڑے ہو گیا۔

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلی کے اشارہ سے چاند دو ٹکڑے ہو گیا اور کفار نے اس معجزہ کو دیکھا۔ اس کے جواب میں یہ کہنا کہ ایسا وقوع میں آنا خلاف علمِ سبوت ہے۔ یہ سراسر فضول باتیں ہیں۔ کیونکہ قرآن شریف تو فرماتا ہے: **وَأَشْنَقُ الْقَمَرَ ۝۲۰** **بِأَمْرِ رَبِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۝۲۱** یعنی قیامت نزدیک آگئی اور چاند بھٹ گیا۔ اور کافروں نے یہ معجزہ دیکھا اور کہا کہ یہ بکا جادو ہے۔ جس کا آسمان تک اثر چلا گیا۔

خدا اپنا قانون بھی تبدیل لیتا ہے

یہ تو سچ ہے۔ کہ جیسا جدا مشیدل ہے۔ اس کی صفات بھی تبدیل ہوں
اس سے کس کو انکار ہے۔ مگر آج تک اسی کے کاموں کی حدیث کسی نے

کی ہے۔ اور کون کہہ سکتا ہے۔ کہ وہ اس کی عمیق درمیت اور بے حد قدرتوں کی انتہی تک پہنچ گیا ہے۔ بلکہ اس کی قدرتیں غیر محدود ہیں۔ اور اس کے عجائبات کام ناپید کناریں۔ اور وہ اپنے خاص بندوں کے لئے اپنا قانون بھی بدل لیتا ہے۔ مگر وہ بدلنا بھی اس کے قانون میں ہی داخل ہے۔

(چشمہ معرفت ص ۹۶)

۸ x ۹ سال کی لڑکی کو لڑکا پیدا ہوا

”ڈاکٹر واہ صاحب کا ایک چشم دید قصہ لینسٹ نمبر ۱۸ مطبوعہ اپریل ۱۸۸۱ء میں اس طرح لکھا ہے۔ کہ انہوں نے ایسی عورت کو جنا یا جس کو ایک برس کی عمر سے حیض آنے لگا تھا۔ اور آنکھوں برس حاملہ ہوئی۔ اور آٹھ برس دنس مہینہ کی عمر میں لڑکا پیدا ہوا۔“

دہریہ دھرم ص ۵۶

ایک لڑکے نے شکم ماور میں باتیں کیں۔

اور یہ عجیب بات ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ نے تو صرف مہد میں ہی باتیں کیں۔ مگر اس لڑکے نے پیٹ میں ہی دو مرتبہ باتیں کیں، ”اتریاق المقلوب ص ۱۷۷“

روٹی و رختوں کو لگتی ہے۔

جزیرہ (VALCANIC) ویکلینگ میں پکی پکائی روٹی و رختوں کو لگتی ہے اسے بریڈ فروٹ کہتے ہیں۔ ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا، جزائر پالی غیشیا (اخبار فاروق مورخہ ۲۳ اکتوبر ۱۹۲۲ء ص ۱۷)

پانچ سال کا حافظ

رسالہ تشیخ الاذان بابت ماہ اپریل ۱۹۱۳ء کے ص ۱۷ پر لکھا ہے۔

سفیان بن عیینہ اور ایک لڑکا پانچ سال کا حافظ ہاروں رشید کے پیش کیا گیا۔“

دڑھی والی عورت

۹ جنوری ۱۸۹۶ء کے رسالہ نیچر میں لکھا ہے۔ کہ ایک گھوڑے کے عیال

۱۲ فٹ اور دم ۱۰ فٹ ناپے گئے۔ ایک عورت مس ارونس کی داڑھی کے
بال ساڑھے ۸ فٹ ناپے گئے۔ (صداقت مریمیہ ص ۹۹)
ایک عورت کی کمر تک لمبی داڑھی تھی ڈریڈن کے ہسپتال میں ایک
عورت فوت ہوئی جس کی گھنی داڑھی اور مضبوط موچیں تھیں۔
(صداقت مریمیہ ص ۹۸)

بے وائٹ لڑکے

ایک یہودی کے دو بچے ایسے پیدا ہوئے تھے کہ ان کی ساری عمر
میں نہ تو بال ہی پیدا ہوئے۔ اور نہ ہی دانت نکلے۔ (صداقت مریمیہ ص ۹۸)

منتخبہ

عرض اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں بنظر غور تامل اور تدبر کرنے سے ثابت ہوتا ہے
..... کہ دنیا میں ان فی پیدائش کئے ایسے نمونے ہمارے سامنے پیش ہوتے
ہیں کہ جن کو دیکھ کر ہم ان کے حضور میں سر بسجود ہونے کے سوا کوئی پردہ
نہیں دیکھتے۔ کسی معین طریق پیدائش کو ہم قافوں قدرت کی محدود تعریف
کے دائرے میں محیط نہیں کر سکتے۔ ہم کیا اور ہمارا علم کیا۔ دن رات
ہمارے سامنے نئے نئے مشاہدے پیش ہوتے رہتے ہیں۔ جب کہ وہ
ذات خود ہم و قیاس سے بالاتر ہے۔ اور اس کی قدرت بھی انسانی
سمجھ کے دائرے اور ہم و قیاس سے بالاتر ہے۔ تو اس کے
قانون پر ان فی علم کہاں احاطہ کر سکتا ہے۔

(صداقت مریمیہ ص ۱۰۱)

مسلمانانِ ریاست میسور کا ایمان خطرہ میں مسلم سٹیٹ کانفرنس کے اراکین کی خدمت میں مخلصانہ اپیل

زمانہ نبوت سے بود کے ساتھ مسلمانوں کا شیرازہ بکھڑا گیا۔ ان کی سبیت و شوکت اور رعبِ اعتبار کے دلوں سے اٹھ گیا۔ آج مسلمان وقفِ مصداث و آلام میں۔ ان سروں پر حوادث و ابتلا کی گھن گورھٹا میں چھاری ہیں۔ علمی، عملی، اقتصادی، فنی، ہر میدان میں انہیں چاروں شانے چیت گرانے کے لئے کفار سرگرم عمل ہیں۔ البیس مع اپنی ذریت کے لوگوں کے اعتقادات کو مسخ کرنے کے درپے ہے۔ آریہ و عیسائی علوم الناس کو مرتد کر نیکی فکر میں ہیں۔ اس حالت میں منافقین کا ایسا گروہ پیدا ہو گیا ہے جو مسلمانوں کو ایک دوسرے سے جدا کر کے اور نئی فرقہ بندی کے جھگڑوں میں مبتلا کر کے ان کے اتحاد و عمل اور ان کے جوشِ عمل کو برباد کرنے پر تل چکا ہے۔ یہ گروہ آریہ و عیسائی مبلغین سے زیادہ خطرناک ثابت ہو رہا ہے۔ اس وقت منظم ہو کر۔ ایک ہو کر اعلاءِ کلمۃ اللہ کے لئے سعی و کار تھا۔ مگر یہ نام نہاد مصلحین قوم ملتِ اسلامیہ میں مزید تشتت و افتراق کا سبب بن رہے ہیں۔ ان کے آغوش میں ہزاروں مارِ آبِ تین پل ہے ہیں۔ باپ سے بیٹا اور بیٹے سے باپ تک الگ کرنے کے ذرائع اختیار کئے جا رہے ہیں۔ جو شخص علانیہ دشمن ہو اس کے حلوں سے محفوظ رہنا آسان ہے۔ مگر جو لوگ مارِ آبِ تین بن کر صلح و آشتی کے رنگ۔ مصلحین قوم کا بھیجیں بدل کر خدمتِ اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے لوگوں کے ایمان و اخلاق پر زہریلا اثر ڈالنا چاہیں ان کے دفعیہ کے لئے زبردست ماسخی درکار ہیں۔ اور حاضریہ میں سب سے بڑا فتنہ قادیان (جناب) سے ظاہر ہوا۔ جس نے مسلمانوں کی رہی سہی قوت پر کاری ضرب لگائی اور مسلمان باہمی جھگڑوں میں مصروف ہو گئے۔ اس نئے فرقہ نے اسلام اور مسلمانوں کو جس قدر نقصان پہنچایا وہ محتاجِ تشریح نہیں۔ مسلمانانِ ریاست میسور اس فتنہ سے محفوظ و مصئون تھے۔ مگر قادیان کے دو مبلغ نئے رنگ اور نئے روپ کے ساتھ کچھ عرصہ سے اس نواح میں مصروف عمل ہیں۔ یہ دونوں اپنے آپ کو مامورینِ امت

صاحب الہام و وحی اعتقاد کرتے ہوئے میرزا غلام احمد قادیانی علیہ ما علیہ کو اپنا پیشوا تسلیم کرتے ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے آپ کو منظر اول قدرت ثانی فی الارض خلیفۃ اللہ و فی السما محمد عبداللہ مامورین اللہ بنی السطنت حکم و عدل مہدی معبود صاحب قرآنی تیار پوری کے لقب سے ملقب ظاہر کرتا ہے۔ دوسرا اپنے آپ کو صلیق دیندارچن بسوینور مامورین اللہ یوسف موعود کے نام سے یکارتا ہے۔ تیسرا اپنی ماموریت کی نشانی اپنی کتاب محاکم آسمانی صفحہ ۹ پر یہ بھی قرار دیتا ہے۔ کہ اُسے روح القدس کا اشیہ ہر امر میں حاصل ہے۔ اور اُسے چالیس مردوں کی قوت عشق عطا کی گئی ہے۔ یہاں تک کہ جب تک وہ انزال کے لئے رضا مند نہ ہو۔ انزال نہیں ہوتا۔ اور یہ راز اس نے حوران بہشت سے پایا ہے۔ صفحہ ۱۹ پر لکھتا ہے۔ کہ میرزا دوزخ و دوزخوں کے درمیان مہر نبوت موجود ہے۔ صفحہ ۱۹ پر لکھتا ہے۔ کہ میرزا قادیانی اور ناگہار دوزخوں خدا کی طرف سے مامور و مرسل ہیں۔ اس مفتی علی اللہ نے اپنی کتاب رحمت آسمانی میں ساڑھے بارہ روپیہ سالانہ تک سود لینے کا جواز اور گرگھ کے موسم میں ماہ رمضان المبارک کے ۳۰ روزوں میں سے صرف تین رکھنے کی اجازت اور گوشہ وغیرہ کے متعلق آزادی دیکر شریعت اسلامیہ و قرآن میں ترجم و تفسیر کرنے کے لئے قدم اٹھایا ہے۔ یہ شخص بدترین دشمن اسلام و نبوت مورتا ہے۔ ایسے شخص کو مسلمان سمجھنا۔ اس کی تعظیم کرنا اُسے شیخ یا مجذوب میں جگہ دینا اس کا وعظ کرنا یا اس کے معتقدین کو اپنے قومی کاموں میں قاید تقسیم کرنا کھلی ہوئی کلمہ و ضلالت ہے۔ یہ شخص بری ہے۔ کہ سود کی پوری تشریح اس حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوئی تھی۔ اس لئے میری نبوت کی ضرورت لاحق ہوئی۔ یہ دعویٰ قرآن مجید کی آیت الیوم اکملت لکم دینکم اور احل اللہ البیع و حرم الربوا کے صریح خلاف اور خداوند کریم کے احکام سے علانیہ بغاوت کے مترادف ہے۔ دوسرا شخص چین بولشویز پہلے سے زیادہ خطرناک اور چالاک ہے۔ بظاہر ختم نبوت کا اقرار کرتا ہے۔ مگر مامورین اللہ صاحب وحی والہام ہونیکا مدعی ہے۔ مامورین اللہ ایک شرعی اصطلاح ہے۔ اور اس سے مراد سوائے نبوت کے اور کوئی نہیں لی جاسکتی۔ اس نے ایک کتاب "خادم خاتم النبیین" تالیف کی ہے۔ جو کذب بیانیوں۔ تدلیس و تلبیس

کتمان حق - فریب اور دھوکہ غلط حوالوں اور معنوی و لفظی تخریغوں سے مملو ہے۔ اس کتاب میں اس نے میرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے بیٹے میرزا محمود کے دعویٰ ثابت کرنے کی جید کوشش کی ہے۔ دیباچہ میں غلام احمد قادیانی کو کرشن اوتار اور میرزا محمود کو ابوالخزم اور دتیا کا سردار ثابت کرنے کی سعی کی ہے۔ صفحہ پر لکھتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری (جن بوشہر کی) طرف اشارہ کر کے فرمایا جب تک کوئی شخص اس میں قنات نہ ہوگا۔ وہ مجھ تک نہ پہنچے گا۔ صفحہ پر اپنے آپ کو حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پلہ ظاہر کیا ہے۔ صفحہ پر میرزا بیوں کو مخاطب کر کے کہتا ہے

عید منوائو اے احمد یو سب مل کر!
منتظر جس کے تھے تم آج وہ موعود آیا

صفحہ ۱ پر وہ اپنی بعثت کو خدا کی پوری طاقت و شان کے ساتھ آنے سے تعبیر کرتا ہے صفحہ ۳ پر لکھتا ہے کہ میں نہارد فہر لکھ دیتا ہوں میں پکا قادیانی ہوں۔ صفحہ ۴ پر لکھتا ہے۔ میں عیسائی موسائی - زرتشتی - آریہ وغیرہ مذہب کا پیرو ہوں۔ صفحہ ۶ پر لکھتا ہے کہ میں قرآن ہوں۔ تیار پوری کی طرح اس کا ذب مدعی کو بھی عورتوں کے عشق سے حصہ ملا ہے۔ چنانچہ کئی واقعات ایسے قلم بند کرتا ہے۔ فلاں عورت میرا وعظ سن کر عاشق ہوئی۔ فلاں عورت تنہائی میں رات کے وقت میرے پاس آئی تھی۔ فلاں عورت آدھی رات کے وقت بھول و زیورات سے آراستہ ہو کر میرے لحاف میں آکھٹی اور میرے منہ پر منہ رکھ دیا۔ استغفر اللہ

خدا محفوظ رکھے ہر بلا سے

خصوصاً آج کل کے انبیاء سے

صفحہ ۶ پر اپنے آپ کو حضرت یوسف علیہ السلام پرچہ و جواہر سے فضیلت دیتا ہے۔ حالانکہ اہانت انبیاء بالافتاق کفر ہے۔ کوئی اُمتی کسی نبی کے برابر نہیں ہو سکتا۔ صفحہ ۷ پر صاف الفاظ میں اقرار کرتا ہے کہ میں محمود احمد کو خلیفہ جماعت احمدیہ بنائوں۔

یہ دونوں دغا باز اور مغتری علی اللہ قادیان کے از باب اقتدار کے اشارہ پر

مسلمانانِ دکن کی دولت ایمان پر طرح طرح کے حیلوں سے ڈاکہ ڈال رہے ہیں تعجب ہے کہ دونوں اکثر مل کر سفر کرتے ہیں۔ دونوں کا سب سے بڑا معاون چیمن متیل کٹر کٹر ٹنگور ہے۔ چیمن اس سرزمین میں میرزا نیت کا سب سے پہلا داعی ہے۔ چیمن دونوں کا معتقد ہے۔ دونوں کے لئے روپیہ صرف کرتا ہے۔ دونوں کا مرکز آج کل ٹنگور بنا ہوا ہے۔ حالانکہ چیمن بوشیور بظاہر ختم نبوت کا اقرار کرتا ہے۔ اور تیما پوری کھلے الفاظ میں اپنے آپ کو نبی و مرسلِ یزدانی ظاہر کرتا ہے۔ دراصل دونوں ایک ہی مختلف ذرائع سے لوگوں کو گمراہ کرنے کے درپے ہیں۔ اس لئے مسلمانوں کو دونوں کے مکر و فریب سے بچنا چاہئے۔ ان کا اور ان کی جماعت کا ہر مقام پر مظاہرہ کرنا۔ ان کے دعاوی کی تردید کرنا سب سے بڑا اسلامی فرض ہے۔ جسمِ اسلام کی سلامتی کے لئے ایسے مؤذی جانوروں سے بچنا اور جسم کے مائوف حصہ کو کاٹ ڈالنا عینِ دانتِ خنڈی ہے۔ ورنہ مسلمانوں میں افتراق و تشیت کا وہ طوفان بپا ہوگا۔ کہ اس کا علاج آسان نہ ہوگا۔ آج بھی حالات بہت خراب صورت اختیار کر چکے ہیں۔ خاکسار کو مختلف اطراف سے اطلاعات موصول ہو رہی ہیں۔ کہ دیہات و مواضع اور قصبات میں یہ فتنہ جڑیں پکڑ رہا ہے۔ مسلمانوں میں تفریق رونا ہو رہی ہے۔ باپ سے بیٹا اور بیٹے سے بھائی جدا ہو رہا ہے۔ مسلمانوں کی اجتماعی حیات برباد ہو رہی ہے۔ اس فتنہ کے جراثیم بلیک سے زیادہ خطرناک ہیں۔

ارکانِ مسلم کا نفرنس ضروری گذارش

عبد الجبار خلیل صاحب ایڈووکیٹ بنگلور کو چیمن بوشیور اپنا ایک معتقد ظاہر کرتا ہے۔ اور صاحبِ موصوف اس کے خاص طور پر معاون ہے ہیں۔ چند اشخاص کی سعی سے وہ مسلم کا نفرنس کے جنرل سیکرٹری کے عہدہ پر شتمن رہ چکے ہیں۔ مسلم کا نفرنس کے جلسوں میں تیما پوری اور چیمن بوشیور کی تقاریر خاص طور پر کرائی جاتی ہیں۔ اس طرح ان دونوں مفہدین کا تعارف بحیثیتِ خادمِ اسلام اور عالم و فاضل کے عوامِ اناس سے کرایا جا رہا ہے ایک جلسہ میں ایک صاحب نے تیما پوری کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے چرواہے کی طرح پاکباز انسان قرار دیا۔ کا نفرنس کی آڑ میں جو فادیاں

فتنہ کا جال پھیلایا جا رہا ہے اس کے گناہ کا بار تمام ارکان مسلم کانفرنس کے سر پر ہے۔ مسلمانوں کے رویہ سے ان کے ایمان و اسلام کو برباد کر نیکی سعی کی جا رہی ہے۔ بعض نادان یہ سوال کرتے ہیں کہ مسلم کانفرنس کے دفعات و دستور اساسی و قرار دادوں میں کوئی خلاف اسلام امر موجود نہیں۔ ایسے سادہ لوح اشخاص کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکار دشمن کبھی سامنے سے حملہ نہیں کرتا۔ وہ اپنے ہتھیار مخفی رکھتا ہے۔ عبد الجبار خلیل صاحب کی قیادت تیماپوری اور جن بولشور کی ظاہری عزت و تعظیم میں مسلمانوں کو انہیں خادم اسلام ثابت کرنے کے لئے کافی ہو سکتی ہے۔ اور اسی وجہ سے ان کو تبلیغ کرنے اور پراپیگنڈا کرنے میں مدد مل رہی ہے۔ عوام الناس انہیں مخلص مسلمان سمجھ رہے ہیں۔ اومان کی تقاریر قوجہ سے سن کر ایمان کی دولت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں۔

اس لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ

جب تک مسلم کانفرنس کی قیادت ممبری۔ دعوہ سیکرٹری سے عبد الجبار کو علیحدہ نہ کیا جائے۔ اور تمام ممبران اس بات کا اقرار نہ کریں کہ آئندہ تیماپوری اور جن بولشور کو اپنے جلسوں میں شیخ پر بیٹھنے یا تقریر کرنے کا کبھی موقع نہ دیا جائیگا۔ مسلمانوں کے لئے شرعاً ایسی کانفرنس کی ممبری۔ اس کی امداد۔ اس کے جلسوں میں حاضری حرام ہے۔ اور قطعاً ناجائز ہے۔

سلطان شہید ملک میں رہنے والے مسلمانو!

ایمان کے ڈاکوؤں۔ دین کے چوروں اور منافقین ملت سے سلپنے آپ کو بچاؤ اپنے مال سے اپنی بربادی کا سامان مہیا نہ کرو۔ تمہاری غیرت و حمیت کے امتحان کا وقت آگیا۔ ہم آہنگ ہو کر ایک آواز سے اپنی اسلامی غیرت و حمیت کا اظہار کرو۔ اور کانفرنس کے بااقتدار اشخاص کے دلوں کو اپنی زبردست آواز سے ہلا دو۔ و صاعینا الا البلاغ: خاکسار ظہور احمد بگوی کان القزہ صدر حزب الانصار بھیرہ۔
نوٹ: اشاعت آئندہ میں جن بولشور اور تیماپوری کے عقائد و اعمال پر مکمل روشنی ڈالی جائیگی۔

سیدہ ام کلثوم کا نکاح

صحابہ کرام کے باہم شیر و شکر ہونے اور فائق اعظم امیر عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ سیدہ عائشہ کی محبت و الفت کا سب سے بڑا ثبوت سیدہ ام کلثوم کے نکاح سے مل سکتا ہے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے جو کمال درجہ کا پیار تھا۔ اور ان کی شرافت و نجابت ایسی مسلم تھی کہ اپنی صاحبزادی کا نکاح اپنی رضامندی سے ان کے ساتھ کر دیا۔ اس طرح قیامت تک کے لئے مخالفین و اعدائے صحابہ کا منہ بند کر دیا۔ شیعہ اس واقعہ کا انکار نہ کر سکے۔ مگر تفویضات رکبیکہ سے کام لیتے ہیں۔ کتب شیعہ سے حسب ذیل روایات درج کی جاتی ہیں:

۱۔ فروغ کافی جلد ۲ صفحہ ۱۴۱ باب تزویج ام کلثوم میں ہے۔

عن زرارة عن ابی عبد اللہ علیہ السلام فی تزویج ام کلثوم فقال ان ذالک اول فرج غصبتاۃ

زرارہ نے روایت کی کہ حضرت امام جعفر صادق سے دربارہ نکاح ام کلثوم دریافت کیا گیا۔ تو آپ نے فرمایا:

کہ یہ پہلی شرمگاہ ہے جو ہم سے چھین لی گئی۔

۲۔ دوسری روایت اسی کتاب کے صفحہ مذکور پر اس طرح درج ہے۔

عن هشام بن سالم عن ابی عبد اللہ علیہ السلام قال لما خطب الیہ قال لہ امیر المؤمنین انھا صبیۃ قال فلتی العباس فقال لہ مالی ابی بامس قال فما ذالک قال خطبت الی ابن اخیک فردنی اما واللہ لا عودت زمرم ولا ادع لکم مکرمۃ الاھد متھا ولا قیمین علیہ شاھدین یا نہ سرق ولا قطعن

ہشام بن سالم نے امام صادق سے روایت کی کہ جب جناب امیر سے ام کلثوم کا ناظر طلب کیا گیا۔ تو آپ نے کہا۔ کہ وہ چھوٹی لڑکی ہے۔ فرمایا پھر عمر عباس سے لے لے اور کہا۔ کیا مجھ میں کوئی نقص ہے عباس نے کہا کیا بات ہے۔ عمر نے کہا۔ میں نے ناظر تمہارے بھتیجے سے طلب کیا۔ اس نے انکار کر دیا۔ میں زمرم کو لوٹاؤں گا اور تمہارے جملہ اعزازات مٹا دوں گا۔

اور علی پر دو گواہ سرتہ کرنے کے گذار کر اسکے ہاتھ کاٹ دوں گا۔ عباس حضرت علی کے پاس آئے اور کہا۔ اس ناطہ کا مجھے وکیل بنا دو۔ حضرت علی نے ان کو اجازت دے دی۔

یَمِينُهُ فَاَتَاهُ الْعَبَّاسُ
فَاَخْبَرَهُ وَسَالَهُ اَنْ يَجْعَلَ
الْاَمْرَ اِلَيْهِ فَجَعَلَهُ اِلَيْهِ

۳۸۔ تہذیب الاحکام ص ۳۸۔

عن جعفر عن ابیہ قال ماتت
ام کلثوم بنت علی وابنتھا زید
بن عمر بن خطاب فی ساعۃ
واحدۃ

حضرت صادق اپنے والد ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ ام کلثوم بنت علی اور اس کا بیٹا زید بن عمر بن خطاب ایک ہی وقت میں فوت ہوئے۔

۳۹۔ فروع کافی جلد ۲ صفحہ ۳۱۱۔ استبصار جلد ثانی صفحہ ۱۸۵ مطبوعہ مطبع جعفریہ لکھنؤ۔
قال ان علیاً صلوٰت اللہ علیہ
لما مات عمر الی ام کلثوم فلخذ
بیدھا فانطق بها الی بیتہ۔

ان روایات سے ثابت ہے کہ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کائنات حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے تھیں۔ اور باہم ازدواجی تعلقات مدتوں تک رہے۔ اور سیدہ ام کلثوم کے بطن سے امیر المؤمنین عمرؓ کا صاحبزادہ زید بھی پیدا ہوا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے تعلقات بھی ایسے قائم رہے کہ امیر المؤمنین عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اپنی صاحبزادی کو اپنے گھر لے گئے۔

محبت علی کون ہے

پہلی دوسری روایت کو غور سے پڑھنے سے حضرت علی کے سچے یا جھوٹے محب کی شناخت ہو سکتی ہے۔ اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے کہ اسد اللہ الثالب کو کوئی مغلوب نہ کر سکتا تھا۔ ڈرانے اور دھمکانے کی کسی کو مجال نہ تھی۔ شیر خدا نے اپنی مرضی سے امیر عمرؓ کو اپنی دامادی کا شرف عطا فرمایا۔ مگر شیعہ نہایت بے حیائی سے اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عمرؓ نے ڈرا دھمکا کر جبراً سیدہ ام کلثوم کو

چھین کر اپنے گھر ڈال لیا۔ استغفر اللہ۔ اس سے بڑھ کر خاندان رسالت سے دشمنی اور کلام
سی ہوگی۔ اہل بیت کے محب کہلا کر ایسی بے سرو پا رواستیں گھڑی گئیں شیعہ کہیں تو
حضرت علی کو کار غیر فرار لافنی الامی ثابت کرتے ہیں۔ اور کہیں ان پر بزدلی بے غیری
بلکہ دیوثی تک کا الزام لگانے سے گریز نہیں کرتے۔ اسی لئے ابن شیر خدا حضرت
امام حسین علیہ السلام نے فرمایا۔ قد خذ لنا شیعتنا (خلاصہ المصائب ص ۹۸)
برسلمان اپنے ایمان عقل و فہم کے مطابق دونوں اعتقادات میں سے جس عقیدہ
کو مناسب سمجھے اختیار کرے۔ مگر نکاح منعقد ہونیکا انکار ان روایات کی موجودگی
میں سراسر ضد جہالت و تعصب پر مبنی ہے۔

۵۔ قاضی نور اللہ شوستری جو روافض میں شہید ثالث کے لقب سے مشہور ہے
مجالس المؤمنین میں اس نکاح کا انکار متحد جگہوں میں کر کے اپنے فرقہ ضالہ کی
امید و آرزو کا خون ان لفظوں میں کرتا ہے۔

”اگر نبی و خضرہ عثمان و اد۔ ولی و خضرہ بصرہ و ستاد۔ یعنی اگر جناب
رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی حضرت عثمان کے نکاح میں دی۔ تو ولی
یعنی حضرت علی نے اپنی بیٹی حضرت عمر کے ہاں بھیجی؟ (باقی دارد)

شکر معانین

مندرجہ ذیل حضرات نے رسالہ شمس الاسلام کی ترقی و اشاعت

میں حصہ تیکر معنون فرمایا۔ عالیجناب حضرت پیر سید

احمد غوث شاہ صاحب ترمنوی۔ ۳ خریدار۔ خیال فضل

کریم صاحب ٹھٹھ ضلع اٹک ا۔ بابو محمد صدیق صاحب کلرک موٹہ ڈیپو۔ ۳ خریدار

میاں کریم بخش صاحب ٹھیکیدار راولپنڈی ایک خریدار۔ مولوی نور محمد صاحب حیات آباد

ایک خریدار بلو علی محمد صاحب اسٹنٹ سٹیشن ماسٹر لاہور۔ ایک خریدار۔ جناب محمد بخش

صاحب محلہ فاضل امام بھیرہ۔ ۱۔ استانی صاحبہ گرل سکول بھیرہ۔ ایک خریدار۔ علاوہ

ان میں ماسٹر غلام حسن صاحب ٹیچر پٹرل سکول ڈچکوٹ نے مبلغ یا پیچہ ویدہ ارسال فرما

اللہ تعالیٰ ان تمام معاونین کو اجر عظیم عطا کرے۔ اور تمام مسلمانوں کو خدمتِ

میں حصہ لینے کی فریاد توفیق عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار مسیح

مِنْ النَّصَارَى إِلَى الدِّينِ

اگر آپ دین اسلام کی خدمت کرنا چاہتے ہیں۔ تو حزب الانصار کی امداد کیلئے ہاتھ بڑھائیے۔ اس کے رکن بن کر اس کے مقاصد کی اشاعت کو اپنا فرض سمجھئے پھر اڑھائی سال سے یہ جماعت نہایت خاموشی کیساتھ سرگرمی سے ہے۔ دینی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جامع مسجد بھیرہ میں دارالعلوم دارالعلوم غزنیہ قائم ہو چکے۔ ماہواری رسالہ شمس الاسلام اور مبلغین کے ذریعہ احکام اسلام کی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے دیہات کی جاہل مسلم آبادی کو رسم و رواج کی بندشوں سے آزاد کرنے اور انہیں دامن مرزائیت کے دام ترویج سے نجات دلانے کے لئے نہایت سرگرمی سے کام ہو رہا ہے بھیرہ میں ایک عالیشان وقفی کتب خانہ (لائبریری) کا قیام زیر توجہ ہے مفصل حالات بذریعہ خط و کتابت معلوم ہو سکتے ہیں۔ یاد رکھئے رسالہ شمس الاسلام کا خریدنا یا اس کی اشاعت وسیع کرنے میں امداد دینا ایک اسلامی خدمت ہے مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ حزب الانصار کو رسالہ کے مالی مصارف سے جلد از جلد سبکدوش کر دیں۔ حزب الانصار کے تمام کارکن مفت کام کر رہے ہیں صرف طباعت و کتابت کا غذ کے مصارف پورا کرنے کے لئے جدوجہد سے کام لیتا پڑتا ہے یقین جانئے کہ رسالہ کا ہر ماہ کسی جگہ جانا ایک نکل عالم مبلغ اور مناظر کے جانے کے برابر ہے۔ کم از کم کوئی گاؤں ایسا نہ رہے جہاں رسالہ نہ جاتا ہو۔ اہل دیہہ و اہل محلہ چندہ کر کے اپنے امام مسجد کے نام جاری کرادیں۔ ایسے امان مساجد کا فرض ہے۔ کہ رسالہ کے مصنفین سے مسلمانوں کو ہر ماہ آگاہ کر دیا کریں۔

مندرجہ ذیل تبلیغی کتب دفتر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ سے مل سکتی ہیں

تراجم محمدی
جہاں دلاور خٹون
کراچی

مفتاویٰ اجتناب الحنفیہ
اردو مبلغین
صدر علماء کا متفقہ فتویٰ اور بار
علم جو از نکل سنہ یا مروشیعی یا مرزائی قیما

اسلامی کتب
حقیقت
مغلو

سودائے مرزا جس میں مرزا قادیانی کا دلائل قیام سے مراق
نہایت کیا گیا ہے قیمت ۳ (روشنائشریہ نہایت کم قیمت ۵۰)
یہ مجرب دفتر رسالہ شمس الاسلام بھیرہ کی معرفت مل سکتی ہیں

اعلان

منجانب آستانہ عالیہ سیال شریف

بھیرہ ضلع شاہ پور سے باور ت مولانا مولوی ظہور احمد صاحب گنجی مرصہ پورے
دو سال سے جریدہ شمس الاسلام جاری ہے۔ یہ جریدہ آستانہ عالیہ سیال شریف کا نمائندہ
ہے۔ اس کا اجراء میری مرضی کے مطابق ہوا۔ آج کل قلم کا زمانہ ہے قلم کے ذریعہ
دنیا میں انقلاب پیدا کئے جاسکتے ہیں۔ غیر مذاہب کے اعتراضات جوابات۔
اور تبلیغ حق کے لئے ایسے رسالہ کو جاری رکھنا اور اس کی اعانت کرنا ہر
مسلمان کا اسلامی فرض ہے جس قوم کی تاریخ نہ ہو۔ وہ بہری اور جس کا اخبار نہ ہو
وہ گونگی سمجھی جاتی ہے شمس الاسلام خالص خالص اسلامی دینی و تبلیغی پرچہ
ہے۔ احناف کی شاندار خدمت بجا لارہا ہے جس قدر نمبر شائع ہو چکے ہیں
ان سے احقاق حق البطل باطل اور اعلاء کلمتہ اللہ پوری طرح عیاں
ہے فقیر عام مسلمانوں سے عموماً اور ادا و تمندان آستانہ سیال شریف
سے خصوصاً متوقع ہے کہ وہ اس جریدہ کے خیر یار بن کر اس کی
مالی مشکلات دور کریں۔

وَمَا عَلَيْنَا الْإِسْلَامَ

حزب فقیر محمد الدین عفریہ سجادہ نشین آستانہ سیال شریف

۹۔ بیچ الثانی ۱۳۹۳ھ

جاہنما ظہور احمد گنجی ایڈیٹر پرنٹر و پبلشر ٹیپو پریس سرگودھا سے چھپکر بھیرہ ضلع شاہ پور سے شائع ہوا